الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد15 — جمعۃ المبارک 09 مئی 2008ء — 04 / جمادی الاول 1429 ہجری قمری — 09 / ہجرت 1387 ہجری شمسی — شمارہ 19

محبوب باغ

جب سورۃ آل عمران کی آیت 93 نازل ہوئی کہ تم کامل نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ تو حضرت طلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بَرحاء نامی اپنا باغ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اسے مَیں اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا یہ مال بہت نفع مند ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب الزکوۃ علی الاقارب حدیث نمبر 1368)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنے کر سکتے ہیں کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھیں وہ سب بند ہو گئے اور اب خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ کی خواہش کرنا لا حاصل ہے۔ کیا یہ لوگ بتلا سکتے ہیں کہ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا فائدہ کیا ہوا۔

یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں ہمارے سیّد و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں جبکہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ بن مریم کا مثیل کوئی نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے ختم نبوت کی مُہر توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالیٰ دوبارہ دنیا میں لائے گا

’’اب یہ بھی جاننا چاہئے کہ یہ کمالات متفرقہ اس امت میں جمع کرنے کا کیوں وعدہ دیا گیا؟ اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالاتِ متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ (انعام:91) یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں اُن سب کا اقتداء کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا۔ پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا ضرور ہے کہ ظلّی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔ پس اس دُعا کے سکھلانے میں جو سورۃ فاتحہ میں ہے یہی راز ہے کہ تا کاملینِ اُمّت جو نبی جامع الکمالات کے پیرو ہیں وہ بھی جامع الکمالات ہو جائیں۔ پس افسوس ان لوگوں پر جو اس اُمت کو ایک مُردہ امت خیال کرتے ہیں۔ اور خدا تو جامع الکمالات ہونے کے لئے اُن کو دُعا سکھلاتا ہے مگر وہ محض مُردہ رہنا چاہتے ہیں۔ اُن کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی بات ہے کہ مثلاً کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پر مسیح ابن مریم کی طرح وحی نازل ہوتی ہے*۔ اُن کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے کیونکہ قیامت تک خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے۔ تعجب کہ یہ لوگ اس قدر تو مانتے ہیں کہ اب بھی خدا تعالیٰ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ مگر یہ نہیں مانتے کہ اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ حالانکہ اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو پھر سُننے پر بھی کوئی دلیل نہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات کو معطّل کرنے والے سخت بدقسمت لوگ ہیں۔ اور درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں۔ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے۔ کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنے کر سکتے ہیں کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھیں وہ سب بند ہو گئے اور اب خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ کی خواہش کرنا لا حاصل ہے۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ کیا یہ لوگ بتلا سکتے ہیں کہ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا فائدہ کیا ہوا۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں بجز گزشتہ قصوں کے اور کچھ نہیں اُن کا مذہب مُردہ ہے اور معرفت الٰہی کا اُن پر دروازہ بند ہے۔ مگر اسلام مذہب زندہ ہے اور خدا تعالیٰ قرآن شریف میں مسلمانوں کو سورۃ فاتحہ میں گزشتہ نبیوں کا وارث ٹھہراتا ہے اور دُعا سکھلاتا ہے کہ جو پہلے نبیوں کو نعمتیں دی گئی تھیں وہ طلب کریں۔ مگر جس کے ہاتھ میں صرف قصّے ہیں وہ کیونکر وارث کہلا سکتا ہے۔ افسوس ان لوگوں پر کہ ان لوگوں کے آگے تمام برکات کا چشمہ کھولا گیا مگر یہ نہیں چاہتے کہ ایک گھونٹ بھی اس میں سے پئیں‘‘۔

---

* ’’یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں ہمارے سیّد و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں جبکہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ بن مریم کا مثیل کوئی نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے ختم نبوت کی مُہر توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالیٰ دوبارہ دنیا میں لائے گا۔ اور اس اعتقاد سے صرف ایک گناہ نہیں بلکہ دو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں (۱) اوّل یہ کہ ان کو یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا۔ اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص بجائے تیس برس کے پچاس برس بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے تب بھی وہ مرتبہ نہیں پا سکتا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کوئی کمال نہیں بخش سکتی۔ اور نہیں خیال کرتے کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ خدا کا یہ دُعا سکھلانا کہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ایک دھوکا دینا ہے۔ اور ان کا اعتقاد ہے کہ باعتبار اپنے دوبارہ آمد کے خاتم الانبیاء عیسیٰ ہی ہے اور وہی آخری قاضی اور حَکَم ہے اور نہیں سمجھتے کہ اس پیشگوئی سے خدا کا تو یہ مقصود تھا کہ جیسا کہ اسی امت میں مثیل یہود پیدا ہوں گے ایسا ہی اسی امت میں مثیل عیسیٰ بھی پیدا کرے جو ایک پہلو سے امتی ہو اور ایک پہلو سے نبی ہو۔ عیسیٰ بن مریم تو ان دونوں ناموں کا جامع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ امتی وہ ہوتا ہے جو محض نبی متبوع کی پیروی سے کمال پاوے مگر عیسیٰ تو پہلے کمال پا چکا (2) اور دوسرا گناہ ان لوگوں کا یہ ہے کہ قرآن شریف کی نصّ صریح کے برخلاف حضرت عیسیٰ کو زندہ تصوّر کرتے ہیں۔ قرآن شریف میں صریح یہ آیت موجود ہے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ (المائدہ :118)۔ اور اس آیت کے معنے یہ لوگ یہ کرتے ہیں کہ جب کہ تو نے مع جسم عنصری مجھ کو آسمان پر اُٹھا لیا۔ یہ عجیب لُغت ہے جو حضرت عیسیٰ سے ہی خاص ہے۔ افسوس! اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جیسا کہ قرآن شریف میں تصریح ہے یہ سوال حضرت عیسیٰ سے قیامت کے دن ہوگا۔ پس ان معنوں سے جو لفظ مُتَوَفِّیْکَ کے کئے جاتے ہیں لازم آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ تو فوت ہونے سے پہلے ہی قیامت کے دن اللہ جل شانہٗ کے سامنے حاضر ہو جائیں گے اور اگر کہو کہ آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کے یہ معنی ہیں کہ جبکہ تُو نے مجھ کو وفات دے دی تو پھر مجھ کو کیا خبر تھی کہ میرے مرنے کے بعد میری اُمت نے کیا طریق اختیار کیا تو یہ معنے بھی اُن کے عقیدہ کی رُو سے غلط ٹھہرتے ہیں اور دونوں معنوں کے رو سے خدا تعالیٰ عیسیٰ کو ایسے عذر باطل کا یہ جواب دے سکتا ہے کہ تو میرے سامنے جھوٹ کیوں بولتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کیونکہ تُو تو دوبارہ دنیا میں گیا تھا اور دنیا میں چالیس برس تک رہا تھا اور نصاریٰ سے لڑائیاں کی تھیں اور صلیب کو توڑا تھا۔ ماسوا اس کے ان معنوں کے رُو سے یہ لازم آتا ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ زندہ رہے عیسائی نہیں بگڑے بلکہ اُن کی موت کے بعد بگڑے۔ پس اس سے تو ان لوگوں کو ماننا پڑتا ہے کہ عیسائی اب تک حق پر ہیں کیونکہ اب تک حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ افسوس! ندامت سے مر جاؤ۔ اور بالآخر یاد رہے کہ اگر ایک اُمّتی کو جو محض پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا پاتا ہے نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ امتی ہے اور اس کا اپنا وجود کچھ نہیں اور اس کا اپنا کمال نبی متبوع کا کمال ہے اور وہ صرف نبی نہیں کہلاتا بلکہ نبی بھی اور امتی بھی۔ مگر کسی ایسے نبی کا دوبارہ آنا جو امتی نہیں ہے ختم نبوت کے منافی ہے۔ منہ‘‘

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ381 تا 384 مطبوعہ لندن)

اداریہ

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ اور للّٰہی محبت کے دلکش اور روح پرور نظارے

ہمارے جان و دل سے عزیز آقا، ہمارے محبوب امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ مغربی افریقہ کے دوران ایک دفعہ پھر دنیا بھرنے (ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ) خلیفۂ وقت کی اپنی جماعت سے اور جماعت کی اپنے امام سے بے مثال اور لازوال محبت کے ایسے خوبصورت مناظر دیکھے جن سے یہ حقیقت ثابتہ ایک دفعہ پھر بڑی شان سے ساری دنیا میں جلوہ گر ہوئی کہ خلیفۂ وقت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ ان کا باہمی محبت و پیار کا تعلق کبھی نہ ٹوٹنے والا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح ہزاروں کی تعداد میں مرد و زن، چھوٹے بڑے اپنے محبوب امام کی زیارت اور ملاقات کے شوق میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں میل کے سفر کی صعوبتوں کو پاٹتے ہوئے دیوانہ وار ان مقامات پر جمع ہوئے جہاں ان کے پیارے امام نے جلوہ افروز ہونا تھا۔ ان عشاقان خلافت کی قلبی کیفیات محبت میں اس وقت اور بھی تلاطم بپا ہو جاتا جب انہیں نہایت قریب سے اپنے امام کو دیکھنے یا ان سے مصافحہ کرنے یا گفتگو کرنے یا آپ کی محبت بھری پاکیزہ نظروں سے نظر ملانے کی سعادت نصیب ہوتی۔ وہ اس طرح آپ کی کار کو اپنے گھیرے میں لے لیتے اور خوشی سے اللہ کی حمد و ثنا کے گیت گاتے جیسے پروانے شمع پر فدا ہو رہے ہوں۔

آج کی خودغرض دنیا میں جہاں لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے خونی رشتوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتے اور اس دور میں جب کہ ہر طرف نفرتوں کے الاؤ جل رہے ہیں پاکیزہ للّٰہی محبتوں کے یہ نظارے بلا شبہ جماعت احمدیہ کا امتیاز ہے۔ یہ محبتیں ایسی ہیں جو پیسوں سے نہ تو خریدی جا سکتی ہیں اور نہ ہی کوئی دنیوی لالچ یا حرص یا طمع ان محبتوں کو ختم کر سکتی ہے کیونکہ ان محبتوں کی بنیاد اور ان کا منبع و سرچشمہ محبت الٰہی ہے اور اسی وجہ سے یہ محبتیں منفرد و ممتاز ہیں۔ وہ لوگ جو مختلف ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے رنگ مختلف ہیں، جن کے کلچر، جن کے قبائل، جن کی نسلیں مختلف ہیں۔ جو ایک دوسرے کی زبانیں نہیں بولتے۔ جنہوں نے کبھی اس سے قبل ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کی۔ پھر وہ کونسی چیز ہے جس نے ان کو اس طرح باہم شیر و شکر کر دیا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو اس محبت اور وارفتگی کے ساتھ جیسے مدتوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ باوجود تمام تر ظاہری طبعی اختلافات کے وہ سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہیں۔ ایک ہی جذبۂ محبت و اخوت سے سرشار اور اخلاص و وفا سے معمور ہیں۔ ان سب کی منزل ایک ہے، سب کا مقصود ایک ہے۔ وہ ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح منظّم و مربوط ہیں۔ دنیا ان کو حیرت سے دیکھتی ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ یہ نایاب موتی خدا تعالیٰ کی محبت کی کان سے نکلے ہیں اور اس نے حبل اللہ کے ذریعہ ان سب کو سلک مودّت میں پرویا ہوا ہے۔

مومنین کے دلوں میں خلیفۂ وقت سے محبت کی یہ مشعلیں اللہ نے روشن فرمائی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس حقیقت کو ایک موقع پر یوں بیان فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ مَیں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں۔ پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان والوں میں اعلان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت فرماتا ہے پس تم سب بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور پھر اہل زمین میں بھی اس کی مقبولیت پھیلائی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری ذکر الملائکۃ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور پہلو سے اس مضمون پر یوں روشنی ڈالی ہے:

”خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزارہا لوگ ان کی طرف کھنچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی جان بھی اُن پر فدا کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی اُن کے دل میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈال کر بھی اُن کے آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتی ہے“۔

(چشمۂ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 378)

پس خلافت احمدیہ کی تابناک تاریخ میں ہم جو اکثر یہ نظارے دیکھتے ہیں تو یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ خلافت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ ہے۔ اللہ اس سے محبت فرماتا ہے اور وہی اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے دل میں بنی نوع انسان کی سچی اور بے لوث محبت ڈالتا ہے۔ اور پھر خدا کے حکم سے، اس کے فرشتوں کی تائید و تحریک سے یہ محبت، محبت کو جذب کرتی اور اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور چونکہ امام وقت کی مومنین سے اور بنی نوع انسان سے اس محبت کی بنیاد محبت الٰہی پر ہوتی ہے اس لئے وہ بالکل سچی اور صاف اور روشن ہوتی ہے۔

دوسری طرف وہ لوگ جو خدا کے اس پیارے بندے سے محبت کرتے ہیں ان کی یہ محبت بھی خالصۃً اِبْتِغَآءَ لِوَجْہِ اللّٰہ ہوتی ہے اور ان کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس محبت کے وسیلہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ انسانی فطرت ہے کہ انسان ان لوگوں سے بھی پیار کرتا ہے جو اس کے پیاروں سے محبت اور پیار کا سلوک کریں تو وہ خدا جس نے انسان کو یہ فطرت عطا فرمائی ہے وہ ایسے لوگوں سے جو اس کے پیاروں سے محبت اور عقیدت اور احترام اور اخلاص اور وفا کا تعلق رکھیں گے کیوں پیار نہیں کرے گا۔ غرض اس طریق سے وہ لوگ اللہ کی محبت میں مزید آگے بڑھتے اور اس کی رحمتوں اور برکتوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ پاتے ہیں۔

اور پھر چونکہ وہ اپنے امام سے محبت کے طبعی نتیجہ کے طور پر ان کی بتائی ہوئی باتوں، ان کی زرّیں نصائح پر عمل پیرا ہونے کی سعی کرتے ہیں تو امام وقت کی دعا اور توجہ کی برکت سے وہ نیکی اور تقویٰ اور صلاحیت میں مزید ترقی کرتے ہیں۔ ان کی بدیاں، ان کی کمزوریاں دُور ہونا شروع ہوتی ہیں۔ وہ بتدریج تاریکیوں سے نجات پا کر نور میں آگے بڑھتے ہیں یہاں تک کہ ایک دنیا دیکھتی ہے کہ یہ لوگ دوسروں سے مختلف ہیں۔ ان کے چہروں پر خدا کے عشق کا نور چمکتا ہے اور اس نور کی برکت سے وہ اپنے ماحول میں بھی روشنی پھیلانے والے بنتے ہیں۔

چونکہ خلیفۂ وقت سے ان کی محبت کی اساس محبت الٰہی پر ہوتی ہے اس لئے ان کے آپس کے تعلقات میں بھی یہی للّٰہی محبت جلوہ گر ہوتی ہے اور انہیں حقیقی وحدت نصیب ہوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین کے حالیہ دورۂ افریقہ میں بھی ایک دفعہ پھر یہ نظارے غیر معمولی چمک دمک کے ساتھ دیکھنے میں آئے۔ یہ سب اس للّٰہی محبت کے کرشمے ہیں اور قرآن مجید اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے فیوض ہیں جنہوں نے اِعْتِصَام بِحَبْلِ اللّٰہ کے نتیجہ میں سب کو اخوت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ وہ لوگ جو احمدی ہونے سے قبل قبائلی، نسلی و قومی تعصّبات کا شکار تھے اور ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے (اور آج بھی وہ جو احمدیت سے باہر ہیں ایسی ہی دشمنیوں کی آگ میں جل رہے ہیں) احمدی ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی سچی توحید کی برکت سے ایک آسمانی امام کے ہاتھ پر بھائی بھائی بن چکے ہیں۔ یہ سب نظارے اس بات پر گواہ ہیں کہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنانے کا عمل تیزی سے ترقی پذیر ہے اور اس پہلو سے بھی یہ دلکش نظارے بہت ہی روح پرور اور ایمان افروز اور خدائی وعدوں کے ایفاء کے روشن نشانات ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ۔

(نصیر احمد قمر)

وقت کی آواز

حمدِ ربّ العالمیں کرتے چلو
گیت اُس کے شکر کے گاتے چلو
مل گیا ہے تم کو وہ جانِ جہاں
جان و دل اس پر فدا کرتے چلو
دوسری قدرت کا ہے زندہ نشاں
دیدہ و دل فرشِ رہ کرتے چلو
حق نے بخشا ہے امیرالمومنیں
اُس کے قدموں پر قدم رکھتے چلو
خوف کیا جب ساتھ ہے اُس کے خدا
ڈھال کے پیچھے رہو ، بڑھتے چلو
وقت کی آواز ہے اُس کو ملی
مردِ فارس کی صدا سنتے چلو
ہر نصیحت اُس کی ہے درسِ حیات
بس سنو لبّیک تم کہتے چلو
ہر جمعے ملتا ہے تم کو جامِ نو
خود پیو ، اوروں کو بھی دیتے چلو
ہاتھ میں لے کر عَلَم توحید کا
ہر طرف نکلو ، صدا دیتے چلو
مثلِ مقناطیس ہے اُس کا وجود
دوڑ کر اُس کی طرف آتے چلو
ہر گھڑی دیتا ہے جو تم کو دعا
رات دن تم بھی دعا دیتے چلو

(عطاء المجیب راشد)

منصبِ خلافت

تقریر فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

تیسری اور آخری قسط

چھوٹی عمر ہے

منکرین خلافت یہ بھی کہتے ہیں کہ عمر چھوٹی ہے؟ اس پر مجھے ایک تاریخی واقعہ یاد آ گیا۔ کوفہ والے بڑی شرارت کرتے تھے جس گورنر کو وہاں بھیجا جاتا وہ چند روز کے بعد اس کی شکائتیں کرکے اس کو واپس کرا دیتے۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے جب تک حکومت میں فرق نہ آئے ان کی مانتے جاؤ۔ آخر جب ان کی شرارتیں حد سے گزرنے لگیں تو حضرت عمرؓ نے ایک گورنر جن کا نام غالباً ابن ابی لیلیٰ تھا اور جن کی عمر 19 برس کی تھی کوفہ میں بھیجا۔ جس وقت یہ وہاں پہنچے تو وہ لوگ لگے چہ میگوئیاں کرنے کہ عمرؓ کی عقل (نعوذ باللہ) ماری گئی جو ایک لڑکے کو گورنر کر دیا۔ اور انہوں نے تجویز کی کہ گربہ کشتن روز اوّل پہلے ہی دن اس سے اس کی عمر پوچھی جائے۔ جب دربار ہوا تو ایک شخص بڑی متین شکل بنا کر آگے بڑھا اور بڑھ کر کہا کہ حضرت! آپ کی عمر کیا ہے؟ ابن ابی لیلیٰ نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے جب صحابہ کے لشکر پر اسامہ کو افسر بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا تو جو اس وقت ان کی عمر تھی اس سے مَیں دو سال بڑا ہوں (اسامہ کی عمر اس وقت سترہ سال کی تھی اور بڑے بڑے صحابہ ان کے ماتحت کئے گئے تھے) کوفہ والوں نے جب یہ جواب سنا تو خاموش ہو گئے اور کہا کہ اس کے زمانہ میں شور نہ کرنا۔ اس سے یہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ چھوٹی عمر والے کی بھی اطاعت ہی کریں جب وہ امیر ہو۔ حضرت عمرؓ جیسے انسان کو سترہ سال کے نوجوان اُسامہ کے ماتحت کر دیا گیا تھا۔ میں بھی اسی رنگ میں جواب دیتا ہوں کہ میری عمر تو ابن ابی لیلیٰ سے بھی سات برس زیادہ ہے۔

ایک اور اعتراض کا جواب

ایک اور اعتراض کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے اس کا جواب بھی تیرہ سو سال سے پہلے ہی دیدیا ہے کہتے ہیں۔ شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ تو آنحضرت ﷺ کو حکم ہے، خلافت کہاں سے نکل آئی۔ لیکن یہ لوگ یاد رکھیں کہ حضرت ابوبکرؓ پر جب زکوٰۃ کے متعلق اعتراض ہوا تو وہ بھی اسی رنگ کا تھا کہ خُذْمِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَةً تو نبی کریم ﷺ کو حکم ہے اب وہ رہے نہیں اور کسی کا حق نہیں کہ زکوٰۃ وصول کرے جسے لینے کا حکم تھا وہ فوت ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہی جواب دیا کہ میں مخاطب ہوں اسی کا ہم آہنگ ہو کر اپنے معترض کو کہتا ہوں کہ اب میں مخاطب ہوں۔ اگر اس وقت یہ جواب سچا تھا اور ضرور سچا تھا تو یہ بھی درست ہے جو میں کہتا ہوں۔ اگر تمہارا اعتراض درست ہو تو اس پر قرآن مجید سے بہت سے احکام تم کو نکال دینے پڑیں گے اور یہ کھلی کھلی ضلالت ہے۔

ایک عجیب بات

مَیں تمہیں ایک اور عجیب بات سناتا ہوں جس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں تفاوت نہیں ہوتا۔ اشتہار سبز میں میرے متعلق خدا کے حکم سے حضرت مسیح موعود نے بشارت دی خدا کی وحی سے میرا نام اولوالعزم رکھا اور اس آیت میں فرمایا فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اس آیت پر عمل کرنا پڑے گا پھر میں اس کو کیسے روک سکتا ہوں۔

کیا خدمت کی ہے؟

پھر ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ اس نے کیا خدمت کی ہے؟ اس سوال کا حل تو اُسامہ والی بات میں ہی موجود ہے۔ اُسامہ کی خدمات کس قدر تھیں کہ وہ بڑے بڑے صحابہ پر افسر مقرر کر دیا گیا۔ خلافت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے ہاں اس کا یہ فعل نعوذ باللہ لغو نہیں ہوتا۔ پھر خالد بن ولید، ابوعبیدہ عمر بن العاص، سعد بن ابی وقاص، انہوں نے جو خدمات کیں ان کے مقابلے میں حضرت عمر کیا خدمات پیش کر سکتے ہیں۔ مگر خلیفہ تو حضرت عمر ہوئے وہ نہ ہوئے خدا تعالیٰ سے بہتر اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

آیت استخلاف

مَیں نے آیت استخلاف پر غور کیا ہے اور مجھے بہت ہی لطیف معنے آیت استخلاف کے سمجھائے گئے ہیں جن پر غور کرنے سے بڑا مزا آیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْامِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِی لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورۃ النور:56) کے ایک معنے تو مَیں اپنے اس ٹریکٹ میں لکھ چکا ہوں جو ”کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے“ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ ایک دوسرے معنے بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھائے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ آیت میں اوّل تو خدا تعالیٰ کے وعدہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ وَعَدَاللّٰہ پھر خلافت دینے کے وعدے کو لؔ تاکید اور نؔ تاکید سے مؤکّد کیا اور بتایا کہ خدا ایسا کرے گا۔ اور ضرور کرے گا۔ پھر بتایا کہ خدا ضرور ضرور ان خلفاء کو تمکین عطا کرے گا۔ اور پھر فرمایا کہ خدا ضرور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ غرض کہ تین بار لام تاکید اور نون تاکید لگا کر اس بات پر زور دیا ہے کہ ایسا خدا ہی کرے گا کسی کا اس میں دخل نہ ہوگا۔ اس کی غرض بتائی کہ ایسا کیوں ہوگا اس لئے کہ یَعْبُدُوْنَنِی لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا اس کے نتیجہ میں وہ میری ہی عبادت کریں گے۔ کسی کو میرا شریک نہ قرار دیں گے۔ یعنی اگر انسانی کوشش سے خلیفہ بنے تو خلیفہ کو گروہ سے دبتے رہنا پڑے کہ ان لوگوں نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ پس ہم سب کچھ خود ہی کریں گے تا شرک خلفاء کے قریب بھی نہ پھٹک سکے۔ اور جب خلیفہ اس قوت اور قدرت کو دیکھے گا جس کے ذریعہ خدا نے اسے قائم کیا ہے تو اسے وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ اس میں کسی دوسرے کا بھی ہاتھ ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا یَعْبُدُوْنَنِی لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا یہ معنے خدا تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ پس خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو ہٹا سکے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر خلیفے نہ ہوں تو کیا مسلمانوں کی نجات نہ ہوگی؟ جب خلافت نہ رہی تھی اس وقت کے مسلمانوں کا پھر کیا حال ہوگا؟ یہ ایک دھوکہ ہے۔ دیکھو قرآن مجید میں وضو کے لئے ہاتھ دھونا ضروری ہے لیکن اگر کسی کا ہاتھ کٹ جائے تو اس کا وضو بغیر ہاتھ دھوئے کے ہو جائے گا۔ اب اگر کوئی شخص کسی ایسے ہاتھ کٹے آدمی کو پیش کرے کہ کیا اس کا وضو ہو جاتا ہے یا نہیں۔ جب یہ کہیں کہ ہاں ہو جاتا ہے تو وہ کہے کہ اب میں بھی ہاتھ نہ دھوؤں گا تو کیا وہ راستی پر ہوگا۔ ہم کہیں گے کہ اس کا ہاتھ کٹ گیا مگر تیرا تو موجود ہے پس یہی جواب ان معترضین کا ہے۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ ایک زمانہ میں جابر بادشاہوں نے تلوار کے زور سے خلافت راشدہ کو قائم نہ ہونے دیا کیونکہ ہر کام ایک مدت کے بعد مٹ جاتا ہے۔ پس جب خلافت تلوار کے زور سے مٹا دی گئی تو اب کسی کو گناہ نہیں کہ وہ بیعت خلیفہ کیوں نہیں کرتا۔ مگر اس وقت وہ کون سی تلوار ہے جو ہم کو قیام خلافت سے روکتی ہے۔ اب بھی اگر کوئی حکومت زبردستی خلافت کے سلسلہ کو روک دے تو یہ الٰہی فعل ہوگا اور لوگوں کو رکنا پڑے گا۔ لیکن جب تک خلافت میں کوئی روک نہیں آتی اس وقت تک کون خلافت کو روک سکتا ہے۔ اور اس وقت تک کہ خلیفہ ہو سکتا ہو جب کوئی خلافت کا انکار کرے گا وہ اسی حکم کے ماتحت آئے گا جو ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے منکرین کا ہے۔ ہاں جب خلافت ہو ہی نہیں تو اس کے ذمہ دار تم نہیں۔ سارق کی سزا قرآن مجید میں ہاتھ کاٹنا ہے۔ اب اگر اسلامی سلطنت نہیں اور چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تو یہ کوئی قصور نہیں، غیر اسلامی سلطنت اس حکم کی پابند نہیں۔

موجودہ انتظام میں دقّتیں

اب یہ دیکھنا ہے کہ موجودہ انتظام میں کیا دقّتیں پیش آ رہی ہیں۔ انجمن کے بعض ممبر جنہوں نے بیعت کی وہ اپنی ہی مجموعی رائے کو انجمن قرار دے کر کہتے ہیں کہ انجمن جانشین ہے۔ دوسری طرف ایک شخص کہتا ہے کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور واقعات نے اس کی تائید بھی کی کہ جماعت کے ایک کثیر حصہ کو اس کے سامنے جھکا دیا۔ اب اگر دو عملی رہے تو تفرقہ بڑھے گا۔ ایک میان میں دو تلواریں سما نہیں سکتی ہیں۔ پس تم غور کرو اور مجھے مشورہ دو کہ کیا کرنا چاہئے۔ میری غرض اس مشورہ سے شَاوِرْھُمْ پر عمل کرنا ہے۔ ورنہ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ۔ (سورۃ آل عمران آیت 160) میرے سامنے ہے۔ مَیں تو یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی میرا ساتھ نہ دے تو خدا میرے ساتھ ہے۔

مَیں پھر ایک دفعہ اس سوال کا جواب دیتا ہوں کہ اگر کوئی بات ماننی ہی نہیں تو مشورہ کا کیا فائدہ؟ یہ بہت چھوٹی سی بات ہے۔ ایک دماغ سوچتا ہے تو اس میں محدود باتیں آتی ہیں اگر دو ہزار آدمی قرآن مجید کی آیات پر غور کرکے ایک مجلس میں معنی بیان کریں تو بعض غلط بھی ہوں گے مگر اس میں بھی تو کوئی شبہ نہیں کہ اکثر درست بھی ہوں گے۔ پس درست لے لئے جائیں گے اور غلط چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اسی طرح ایسے مشوروں میں جو امور صحیح ہوں وہ لے لئے جائیں گے۔ ایک آدمی تجاویز نہیں سوچ سکتا ایک وقت میں بہت سے آدمی ایک امر پر سوچیں گے تو انشاء اللہ کوئی مفید راہ نکل آئے گی۔

پھر مشورہ سے یہ بھی غرض ہے کہ تمہاری دماغی طاقتیں ضائع نہ ہوں بلکہ قومی کاموں میں مل کر غور کرنے اور سوچنے اور کام کرنے کی طاقت تمہیں پیدا ہو۔ پھر ایک اور بات ہے کہ اس قسم کے مشوروں سے آئندہ لوگ خلافت کیلئے تیار ہوتے رہتے ہیں۔ اگر خلیفہ لوگوں سے مشورہ ہی نہ لے تو نتیجہ یہ نکلے کہ قوم میں کوئی دانا انسان ہی نہ رہے اور دوسرا خلیفہ احمق ہی ہو کیونکہ اسے کبھی کام کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ ہماری پچھلی حکومتوں میں یہی نقص تھا شاہی خاندان کے لوگوں کو مشورہ میں شامل نہ کیا جاتا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ان کے دماغ مشکلات حل کرنے کے عادی نہ ہوتے تھے اور حکومت رفتہ رفتہ تباہ ہو جاتی تھی۔ پس مشورہ لینے سے یہ بھی غرض ہے کہ قابل دماغوں کی رفتہ رفتہ تربیت ہو سکے تاکہ ایک وقت وہ کام سنبھال سکیں۔ جب لوگوں سے مشورہ لیا جاتا ہے تو لوگوں کو سوچنے کا موقع ملتا ہے اور اس سے ان کی استعدادوں میں ترقی ہوتی ہے۔ ایسے مشوروں میں یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ ہر شخص کو اپنی رائے کے چھوڑنے میں آسانی ہوتی ہے اور طبیعتوں میں ضد اور ہٹ نہیں پیدا ہوتی۔

اس وقت جو دقّتیں ہیں وہ اس قسم کی ہیں کہ باہر سے خطوط آتے ہیں کہ واعظ بھیج دو اب جو انجمن کے ملازم ہیں انہیں کون بھیجے۔ انجمن تو خلیفہ کے ماتحت ہے نہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل ملازمین کو بھیج دیتے اور وہ آن ڈیوٹی سمجھے جاتے تھے۔ ہمارے ہاں کام کرنے والے آدمی تھوڑے ہیں اس لئے یہ دقّتیں پیش آتی ہیں۔ یا ایک شخص آتا ہے کہ مجھے فلاں ضرورت ہے مجھے کچھ دو۔ پچھلے دنوں مونگیر والوں نے لکھا کہ یہاں مسجد کا جھگڑا ہے اور جماعت کمزور ہے مدد کرو۔ حضرت صاحب کو میں نے دیکھا ہے کہ مسجدوں کے معاملات میں بڑی احتیاط کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح بھی بڑی کوشش کرتے۔ کپورتھلہ کی مسجد کا مقدمہ تھا حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تو یہ مسجد ضرور ملے گی۔ غرض مسجد کے معاملہ میں بڑی احتیاط فرماتے۔ اب ایسے موقعہ پر میں تو پسند نہیں کر سکتا تھا کہ ان کی مدد نہ کی جائے اس لئے مجھے روپیہ بھیجنا ہی پڑا۔ یا مثلاً کوئی اور فتنہ ہو اور کوئی ماننے والا نہ ہو تو کیا ہو۔ اس قسم کی دقّتیں اس اختلاف کی وجہ سے پیش آ رہی ہیں اور پیش آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ پر میری امیدیں بہت بڑی ہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ معجزانہ طور پر کوئی طاقت دکھائے گا لیکن یہ عالم اسباب ہے اس لئے مجھ کو اسباب سے کام لینا چاہئے۔

مَیں جو کچھ کروں گا خدا تعالیٰ کے خوف سے

کروں گا۔اس بات کی مجھے پرواہ نہ ہوگی کہ زید یا بکر اس کی بابت کیا کہتا ہے۔پس میں پھر کہتا ہوں کہ اگر میں خدا سے ڈر کر کرتا ہوں، اگر میرے دل میں ایمان ہے کہ خدا ہے تو پھر میں نیک نیتی سے کر رہا ہوں جو کچھ کرتا ہوں اور کروں گا۔اور اگر میں نعوذ باللہ خدا سے نہیں ڈرتا تو پھر تم کون ہو کہ تم سے ڈروں۔پس میں تم سے مشورہ پوچھتا ہوں کہ کیا تجویز ہوسکتی ہے کہ ان دقتوں کو رفع کیا جائے؟

لوگ کہتے ہیں کہ کبھی خلیفہ نے انجمن کو کوئی حکم نہیں دیا مگر میں سیکرٹری کے دفتر پر کھڑا ہوں بہت ہی کم کوئی ایجنڈا نکلا ہوگا جس میں بحکم خلیفۃ المسیح نہ لکھا ہو۔ یہ واقعات کثرت سے موجود ہیں۔ اور انجمن کی روئدادیں اور رجسٹر اس شہادت میں موجود ہیں (اس مقام پر منشی محمد نصیب صاحب ہیڈ کلرک دفتر سیکرٹری کھڑے ہوئے اور انہوں نے باآواز بلند کہا کہ:

(میں شہادت دیتا ہوں یہ بالکل درست ہے)

اس قسم کے اعتراض تو فضول ہیں جو واقعات کے خلاف ہیں۔غرض اس وقت کچھ دقتیں پیش آئی ہیں اور آئندہ اور ضرورتیں پیش آئیں گی۔اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ احباب غور کریں۔مَیں نے اس موجودہ اختلاف کے متعلق کچھ تجاویز سوچی ہیں ان پر غور کیا جائے اور مجھے اطلاع دی جائے میری غیر حاضری میں آپ لوگ ان پر غور کریں تا کہ ہر شخص آزادی سے رائے دے سکے۔

اول: خلیفہ اور انجمن کے جھگڑے نپٹانے کی بہتر صورت کیا ہے۔انجمن سے یہ مراد ہے انجمن کے وہ ممبر جنہوں نے بیعت نہیں کی وہ اپنے آپ کو انجمن کہتے ہیں اس لئے مَیں نے انجمن کہا ہے۔صرف مبائعین رائے دیں۔

دوم۔جن لوگوں نے میری بیعت کرلی ہے میں انہیں تاکید کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کا چندہ میری معرفت دیں۔یہ تجویز میں ایک رؤیا کی بنا پر کرتا ہوں جو 8 مارچ 1907ء کی ہے حضرت مسیح موعود کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ان کی اپنی کاپی الہامات میں درج ہے۔اس کے آگے پیچھے حضرت صاحب کے اپنے الہامات درج ہیں اور اب بھی وہ کاپی موجود ہے۔یہ ایک لمبی خواب ہے اس میں میں نے دیکھا کہ 'ایک پارسل میرے نام آیا ہے محمد چراغ کی طرف سے آیا ہے اس پر لکھا ہے محمود احمد، پرمیشر اس کا بھلا کرے خیر اس کو کھولا تو وہ روپوں کا بھرا ہوا صندوقچہ ہوگیا۔ کہنے والا کہتا ہے کہ کچھ تم خود رکھ لو کچھ حضرت صاحب کو دے دو کچھ صدر انجمن احمدیہ کو دے دو"۔پھر حضرت صاحب کہتے ہیں کہ محمود کہتا ہے کہ "کشفی رنگ میں آپ مجھے دکھائے گئے اور چراغ کے معنے سورج سمجھائے گئے اور محمد چراغ کا یہ مطلب ہوا کہ محمد (ﷺ) جو کہ سورج ہے اس کی طرف سے آیا ہے"

غرض یہ ایک سات سال کی رؤیا ہے حضرت صاحب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت صدر انجمن احمدیہ کو روپیہ میری معرفت ملے گا۔ہمیں جو کچھ ملتا ہے آنحضرت ﷺ کے طفیل ہی ملتا ہے پس جو روپیہ آتا ہے وہ محمد ﷺ ہی بھیجتے ہیں۔حضرت صاحب کو دینے سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ اشاعت سلسلہ میں خرچ کیا جائے۔قرآن شریف کی ایسی آیات کے صحابہؓ نے یہی معنے کئے ہیں۔ یہ ایک سچی خواب ہے ورنہ کیا چھ سال پہلے میں نے ان واقعات کو اپنی طرف سے بنا لیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اسے پورا بھی کر دیا۔نعوذ باللہ من ذالک۔

پس ہر قسم کے چندے ان لوگوں کو جو میرے مبائعین ہیں میرے پاس بھیجنے چاہئیں۔

سوم: جب تک انجمن کا قطعی طور پر فیصلہ نہ ہو اشاعت اسلام اور زکوٰۃ کا روپیہ میرے ہی پاس آنا چاہئے۔جو واعظین کے اخراجات اور بعض دوسرے وقتی ضرورتوں کیلئے خرچ ہوگا۔جو اشاعت اسلام سے تعلق رکھتی ہیں یا مصارف زکوٰۃ سے متعلق ہیں۔

چھــــارم۔مجلس شوریٰ کی ایسی حالت ہو کہ ساری جماعت کا اس میں مشورہ ہو۔آنحضرت ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا تھا۔کیا وجہ ہے کہ روپیہ تو قوم سے لیا جائے اور اس کے خرچ کرنے کے متعلق قوم سے پوچھا بھی نہ جائے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ بعض معاملات میں تخصیص ہو۔وِالّا ساری جماعت سے مشورہ ہونا چاہئے۔سوچنا یہ ہے کہ اس مشورہ کی کیا تدبیر ہو۔

پنجم۔فی الحال اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ انجمن میں دو ممبر زائد ہوں کیونکہ بعض اوقات ایسی دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ ان کا تصفیہ نہیں ہوتا۔اور اب اختلاف کی وجہ سے ایسی دقتوں کا پیدا ہونا اور بھی قرین قیاس ہے علاوہ ازیں مجھے بھی جانا پڑتا ہے اور وہاں دقتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔اس لئے دو بلکہ تین ممبر اور ہونے چاہئیں۔اور یہ دو ممبر عالم ہونے چاہئیں۔

ششم: جہاں کہیں فتنہ ہو ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہاں جا کر دوسروں کو سمجھائیں اور اس کو دُور کریں اس کے لئے اپنی عقلوں اور علموں پر بھروسہ نہ کریں بلکہ خدا تعالیٰ کی توفیق اور فضل کو مقدم کریں اور اس کے لئے کثرت سے دعائیں کریں۔اپنے اپنے علاقوں میں پھر کر کوشش کرو اور حالاتِ ضروریہ کی مجھے اطلاع دیتے رہو۔

یہ وہ امور ہیں جن پر آپ لوگوں کو غور کرنا چاہئے۔ ان میں فیصلہ اس طرح پر ہو کہ مولوی سید محمد احسن صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح بھی آپ کا اعزاز فرماتے تھے اور وہ اپنے علم و فضل اور سلسلہ کی خدمات کی وجہ سے اس قابل ہیں کہ ہم ان کی عزت کریں وہ اس جلسہ شوریٰ کے پریذیڈنٹ ہوں میں اس جلسہ میں نہ ہوں گا تاکہ ہر شخص آزادی سے بات کرسکے۔جو بات باہمی مشورہ اور بحث کے بعد طے ہو وہ لکھ لی جاوے اور پھر مجھے اطلاع دو۔دُعاؤں کے بعد خدا تعالیٰ جو میرے دل میں ڈالے گا اس پر عمل درآمد ہوگا۔تم کسی معاملہ پر غور کرتے وقت اور رائے دیتے وقت یہ ہرگز خیال نہ کرو کہ تمہاری بات ضرور مانی جائے۔ بلکہ تم خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے سچے دل سے ایک مشورہ دے دو اگر وہ غلط بھی ہوگا تو بھی تمہیں ثواب ہوگا۔لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ اُس کی بات ضرور مانی جائے تو پھر اس کو کوئی ثواب نہیں۔

میری ان تجاویز کے علاوہ نواب صاحب کی تجاویز پر غور کیا جائے۔شیخ یعقوب علی صاحب نے بھی کچھ تجاویز لکھی ہیں ان میں سے تین کے پیش کرنے کی میں نے اجازت دی ہے ان پر بھی فکر کی جائے۔

پھر مَیں کہتا ہوں کہ مولوی صاحب کا جو درجہ اُن کے علم اور رتبہ کے لحاظ سے ہے وہ تم جانتے ہو حضرت صاحب بھی ان کا ادب کرتے تھے۔پس ہر شخص جو بولنا چاہے وہ مولوی صاحب سے اجازت لے کر بولے۔ ایک بول چکے تو پھر دوسرا، پھر تیسرا بولے۔ایسا نہ ہو کہ ایک وقت میں دو تین کھڑے ہو جائیں جس کو وہ حکم دیں وہ بولے۔نواب صاحب یا منشی فرزند علی صاحب اس مجلس کے سیکرٹری کے کام کو اپنے ذمہ لیں وہ لکھتے جائیں اور جو گفتگو کسی امر پر ہو اس کا آخری نتیجہ سنا دیا جائے۔اگر کسی امر پر دو تجویزیں ہوں تو دونوں کو لکھ لیا جائے۔ اب آپ سب دُعا کریں۔ میں بھی دُعا کرتا ہوں۔ کیونکہ پھر دوستوں نے کھانا کھانا ہے۔ قادیان کے دوست ساتھ مل کر کھانا کھلائیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو پانی کا انتظام اچھی طرح سے ہو۔خود بھی دُعا کریں۔مہمان بھی کریں سفر کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس مشورہ اور دُعا کے ساتھ جو کام ہوگا خدا کی طرف سے ہوگا۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

(اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بڑی لمبی دُعا کی اور پھر جلسہ کھانے اور ظہر کی نماز کیلئے ملتوی ہوا) مؤلف۔

بقیہ: جماعت احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی مختصر روداد از صفحہ نمبر 13

کے علاوہ 5 دیگر افریقن ممالک کے ہائی کمشنرز نے بھی شرکت کی۔اسی طرح کینیڈا میں موجود غانین کمیونٹی کے صدر نے بھی اجلاس میں شرکت کی اور حاضرین سے جماعت احمدیہ کا بہت ہی عمدہ رنگ میں تعارف کروایا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم ملک کلیم احمد صاحب نائب امیر سوم اور مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب چیئر مین ہومینیٹی فرسٹ کینیڈا نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔اس میں 125 کے قریب مہمان تشریف لائے جب کہ کل حاضری 200 کے قریب رہی۔

پروگرام کی خاص بات غانین کمیونٹی کے صدر کی تقریر تھی جنہوں نے بہت ہی تفصیل کے ساتھ از خود جماعت احمدیہ کا تعارف نہایت احسن رنگ میں کروایا۔ انہوں نے یہ کہا کہ احمدیہ کمیونٹی نے فلاحی کاموں کے ساتھ ساتھ غانا میں روحانی اقدار کو بلند کرنے میں خصوصی کام کیا ہے۔انہوں نے حاضرین کو مخاطب کرکے کہا کہ آپ میں سے کتنے لوگ احمدیہ کمیونٹی کو جانتے ہیں؟ اس پر تقریباً سارے ہال نے ہاتھ کھڑے کردیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپ نے شاید ان کا نام سنا ہوگا لیکن میں ان کا تعارف کرواتا ہوں۔اور تعارف کے دوران انہوں نے جماعت احمدیہ کے فلاحی کاموں اور دوسری باتوں پر اس قدر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی کہ مکرم ڈاکٹر محمد اسلم داؤد صاحب کو ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ہونے والے فلاحی کاموں کی تفصیل پر مبنی اپنی تقریر بدلنی پڑی اور اس میں سے ان کاموں کو حذف کرنا پڑا جو صدر صاحب غانین کمیونٹی پہلے سے بیان کر چکے تھے۔

مکرم ملک کلیم احمد صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور بتایا کہ ہمیں افریقہ سے اور خاص طور پر گھانا سے کیوں دلچسپی ہے۔

پروگرام کے بعد غانا کے ہائی کمشنر نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ ہر سال یہ پروگرام ہمارے ساتھ مل کر کرائے۔ٹوگو اور نائیجر کے ہائی کمشنرز نے بھی جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر اس طرح کے پروگرام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم آپ کے مستقبل کے پروگراموں میں بھی شرکت کریں گے۔خصوصاً نائجر کے ہائی کمشنر نے فون کرکے کہا کہ آپ مجھے اپنے پروگراموں سے آگاہ رکھیں ہم آپ کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں۔

تقریب میں موجود غانین رپورٹرز نے کہا کہ ہم اس پروگرام کی تشہیر نہ صرف کینیڈین میڈیا میں کریں گے بلکہ غانین میڈیا میں بھی کریں گے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

ٹورانٹو میں غانا کا یوم آزادی

اگلے روز 30 مارچ 2008ء کو یوم آزادی کے سلسلہ کا دوسرا پروگرام ٹورانٹو میں منعقد کیا گیا۔اس پروگرام میں مکرم مولانا مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اپنے قیام افریقہ کے حوالہ سے نہایت دلچسپ تقریر کی۔مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نے ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت افریقہ خصوصاً غانا میں ہونے والے کاموں کی تفصیلات بتائیں کی۔آخر میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے غانا اور افریقہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کی خصوصی دلچسپی کی وجہ بیان کی اور دعا کروائی۔

پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اور اس میں غانین کمیونٹی کے ایک ریجنل صدر کے علاوہ 80 کے قریب غیر مسلم/غیر احمدی غانین مرد وزن نے شرکت کی۔جب کہ 40 احمدی غانین بھی شریک ہوئے۔اس پروگرام کے انعقاد اور مختلف انتظامات کے سلسلہ میں بھی مقامی غانین احمدیوں نے حصہ لیا۔

لندن (اونٹاریو) میں انٹرفیتھ سمپوزیم

صوبہ اونٹاریو کے ایک شہر لندن میں بھی 30 مارچ 2008ء کو ایک انٹرفیتھ سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا۔اس پروگرام کا موضوع تھا Existence of God۔اس پروگرام میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی مکرم انصر رضا صاحب نے کی۔25 غیر از جماعت افراد اس پروگرام میں شریک ہوئے۔پروگرام کے آخر میں سوالات بھی پوچھے گئے۔

پروگرام میں عیسائیت کی نمائندگی کرنے والی خاتون کے شوہر نے آکر کہا کہ مجھے اس موضوع پر جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے دلائل بہت پسند آئے ہیں۔ایک مقامی ریڈیو کے نمائندہ نے ہماری جماعت کے نمائندہ کا انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں اسلام اور احمدیت کی حسین تعلیمات سے دنیا کو روشناس کرانے کی توفیق دے۔اور دنیا جلد از جلد اسلام کے حسین نظام سے متعارف ہو کر امن و سلامتی کی آغوش میں آجائے۔آمین۔

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی بعثت کا بہت بڑا مقصد یہی بتایا ہے کہ بندے اور خدا میں ایک زندہ تعلق قائم کیا جائے۔
پس ہر احمدی با قاعدہ نمازیں پڑھنے والا ہو اور ہونا چاہئے اور اس کی نمازیں ایسی نہ ہوں جو سر سے بوجھ اتارنے والی ہوں بلکہ ایک فرض سمجھ کر ادا کی جائیں جس کے بغیر زندگی بے کار ہے۔

خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا یہ سلسلہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن اس سے فائدہ وہی حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کی وجہ سے زندہ تعلق جوڑیں گے۔

نماز قائم کرنے کے ساتھ، عبادت میں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کے ساتھ تمہارے پر یہ بھی فرض ہے کہ مالی قربانی بھی کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں گھانا کی جماعت بڑی تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی ہے۔

احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں سے شادی کریں تا کہ آئندہ نسلیں احمدیت پر قائم رہیں
اسی طرح احمدی لڑکوں کو بھی چاہئے کہ احمدی لڑکیوں سے شادی کریں۔

خلافت احمدیہ کے 100 سال پورے ہونے پر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سب سے اوّل رکھے گا۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ 18/اپریل 2008ء بمطابق 18/شہادت 1387 ہجری شمسی برموقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گھانا۔ بمقام باغ احمد (گھانا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

کل جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں مَیں نے عبادت کی طرف توجہ دلائی تھی اور عبادت کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو روزانہ پانچ نمازوں کی ادائیگی بتایا ہے اور اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ حکم فرمایا ہے بلکہ قرآن کریم کی ابتداء میں ہی یہ بتا دیا کہ ایک متقی کی نشانی اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد یہ ہے کہ وہ با قاعدہ نماز کا حق ادا کرنے والا ہو۔ اور نماز کا حق ادا کرنا کیا ہے؟ نماز کا حق یہ ہے کہ اس کے مقررہ اوقات پر ادا کی جائے یعنی جہاں مسجد یا نماز سنٹرز ہوں وہاں جا کر با جماعت نماز کی ادا کی جائے۔ کسی دنیاوی کام کو کرنے کے لئے نمازوں کو جمع کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ عورتیں جن کو کوئی شرعی عذر نہ ہو گھر میں با قاعدہ نماز ادا کریں۔ عورتوں کے لئے نماز معاف نہیں ہے۔ پس ایک مسلمان کے حقیقی مومن کہلانے کے لئے نماز ایک انتہائی بنیادی حکم ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے پس اس مغز کو حاصل کرنا ایک مومن کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ ان جلسے کے دنوں میں مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازوں کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ مرد، عورتیں، بچے، بچیاں سب نماز کے لئے بڑی تعداد میں آ رہے ہوتے ہیں۔ یہ عادت جو آپ کو اس ٹریننگ کیمپ میں پڑ رہی ہے اسے ہمیشہ جاری رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ جب آپ گھروں کو واپس جائیں تو وہ سب کچھ بھول جائیں جو آپ نے یہاں سیکھا تھا جس میں نمازوں کی طرف توجہ بھی تھی۔ گھر کے کاموں میں، اپنی تجارتوں میں یا کھیل کود میں مشغول ہو کر اپنے اس پیدائش کے مقصد کو کہیں بھول نہ جائیں۔

جیسا کہ مَیں نے کل بتایا تھا کہ انسان کے اس دنیا میں آنے کا یہی مقصد قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی بعثت کا بہت بڑا مقصد یہی بتایا ہے کہ بندے اور خدا میں ایک زندہ تعلق قائم کیا جائے۔ پس ہر احمدی با قاعدہ نمازیں پڑھنے والا ہو اور ہونا چاہئے اور اس کی نمازیں ایسی نہ ہوں جو سر سے بوجھ اتارنے والی ہوں بلکہ ایک فرض سمجھ کر ادا کی جائیں جس کے بغیر زندگی بے کار ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پوری دنیا کو احمدیت کی آغوش میں لے آئیں گے تو ہمیں پتہ ہونا چاہئے کہ احمدیت کیا ہے۔ احمدیت اصل میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق خدا تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی حکومت لوگوں کے دلوں پر قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکومت دلوں پر اس وقت قائم ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر زمینی و آسمانی چیز سے بالا سمجھا جائے اور اس کی ہستی کو سب چیزوں سے بالا سمجھتے ہوئے حقیقی رنگ میں اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت کی جائے۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد ہم نے اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے تعلق کو اُس زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والے خدا سے نہ جوڑا تو ہمارا یہ دعویٰ بے معنی ہے۔ ہماری یہ بات غلط ہوگی کہ ہم اپنی تبلیغ کو ہر شخص تک پہنچا کر اس کو خدا تعالیٰ کے قریب لے کر آئیں گے۔

اس زمانے میں مسیح موعود کے آنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس لئے کہ دنیا خدا کو بھلا بیٹھی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق قرآن کریم کی تعلیم باوجود اپنی چمک دمک کے دھندلا گئی تھی۔ اب دیکھیں دنیا میں کئی سو ملین مسلمان ہیں۔ ان میں سے کئی مسلمان ملک ایسے ہیں جو تیل کی دولت سے مالا مال ہیں، بے شمار دولت ان کے پاس ہے لیکن وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم نے ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ کے

حضور جھکانا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ ایک خونی اور تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے والے مسیح کا انتظار کررہے ہیں جو اَب نہیں آئے گا۔ لیکن آپ ایک چھوٹی سی جماعت ہیں لیکن آپ کا یہ فیض ہے اور ارادہ ہے کہ اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں گے۔

یہاں اس وقت افریقہ کے مختلف ملکوں کی جماعتوں کی نمائندگی ہے، برکینا فاسو ہے، آئیوری کوسٹ ہے، لائبیریا ہے، گیمبیا ہے، گنی کوناکری ہے، کانگو ہے، اَور کئی ملک ہیں۔ ہر ملک میں جماعت کی تعداد ایسی نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہم تعداد اور مالی وسائل کے لحاظ سے اتنی صلاحیت رکھتے ہیں کہ ان وسائل کی وجہ سے ہم اپنے ملکوں اور دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں۔ ہاں ہمارے ساتھ ایک طاقت ہے جو تمام انبیاء کو بھیجتی ہے۔ اس ہستی کی مدد ہمارے ساتھ ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جس نے تمام انبیاء کو اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی آنحضرت ﷺ کی غلامی میں بھیجا ہے جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ اسلام کی جس خوبصورت تعلیم کو مسلمان بھلا بیٹھے ہیں اسے حقیقی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرو تا کہ دنیا بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کے حسن سے آشنا ہو اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والی بنے۔ ہم احمدی جو اتنے بڑے دعویٰ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں تو ہمارا سب سے پہلا فرض بنتا ہے کہ اس خدا کے آگے جھکنے والے بنیں، اس سے دعائیں کریں۔ اور دعائیں کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ نمازیں ہیں اور یہ نمازیں اور دعائیں ہی ہیں جو ہمیں کامیابی سے ہمکنار کر رہی ہیں۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے پاس دنیاوی لحاظ سے تو کوئی ایسی طاقت نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہم دنیا کو فتح کرلیں گے اور نہ کبھی دین، دولت اور طاقت سے دنیا میں پھیلا ہے۔

اسلام پر اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نعوذ باللہ تلوار سے پھیلا ہے جو بالکل غلط اور جھوٹا الزام ہے۔ کون سی دنیاوی طاقت تھی جنگ اُحد میں، جنگ بدر میں، جنگ احزاب میں جس نے مدد کی۔ نہ لڑنے کا پورا اسلحہ تھا، نہ کھانے کے لئے کوئی خوراک تھی لیکن جس طاقت نے جتایا وہ آنحضرت ﷺ کی دعائیں تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی وہ دعائیں ہی تھیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور فتح عطا فرمائی اور پھر آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کی وجہ سے صحابہ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا جس نے ان کے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ پس یہ اس فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جس نے دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ یہ اُسوہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے قائم فرما دیا کہ اسلام کی فتح کسی طاقت سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور ہوئی ہے۔ طاقت سے ملک تو فتح ہو جاتے ہیں دل نہیں جیتے جاتے۔

پس آپ نے اپنے ہم قوموں کے دل جیتنے ہیں تا کہ انہیں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر سکیں اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہوگا کہ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کریں۔

یہ سال جس میں جماعت، خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر جوبلی منا رہی ہے، یہ جوبلی کیا ہے؟ کیا صرف اس بات پر خوش ہو جانا کہ ہم جوبلی کا جلسہ کر رہے ہیں یا مختلف ذیلی تنظیموں نے اپنے پروگرام بنائے ہیں، یا کچھ سووینئرز بنا لئے گئے ہیں۔ یہ تو صرف ایک چھوٹا سا اظہار ہے۔ اس کا مقصد تو ہم تب حاصل کریں گے، جب ہم یہ عہد کریں کہ اس 100 سال پورے ہونے پر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اس نعمت پر جو خلافت کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر اتاری ہے، ہم شکرانے کے طور پر اپنے خدا سے اور زیادہ قریبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کی حفاظت پہلے سے زیادہ بڑھ کر کریں گے اور یہی شکرانِ نعمت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید بڑھانے والا ہوگا۔

قرآن کریم میں جہاں مومنوں سے خلافت کے وعدے کا ذکر ہے۔ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور:57) اور تم سب نمازوں کو قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔ پس مَیں جو یہ اس قدر زور دے رہا ہوں کہ ہر احمدی، مرد، جوان، بچہ، عورت اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تو اس لئے کہ انعام جو آپ کو ملا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ آپ فائدہ اٹھا سکیں۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا یہ سلسلہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن اس سے فائدہ وہی حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کی وجہ سے زندہ تعلق جوڑیں گے۔ پھر یہ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز قائم کرنے کے ساتھ، عبادت میں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کے ساتھ تمہارے پر یہ بھی فرض ہے کہ مالی قربانی بھی کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں گھانا کی جماعت بڑی تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی ہے۔ یاددہانی کی ضرورت تو پڑتی رہتی ہے اور جب بھی یاددہانی کروائی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا ردّ عمل ہوا۔ لیکن نوجوانوں اور نئے آنے والے نومبائعین کو ان کی تربیت کے لئے مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت میں مالی قربانی کا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے نفس کی اصلاح کے لئے ہے۔ قرآن کریم میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی مالی قربانی کا ذکر ہے تا کہ اصلاح نفس ہو سکے۔ خدا تعالیٰ کی خاطر وہی قربانی دے سکتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نیکی، اس کا کوئی عمل جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیا جائے ضائع نہیں کرتا۔

مَیں اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ادا کرتا ہوں اور آپ کو بھی کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ گھانا کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرتی ہے۔ بعض مخلص اور صاحب حیثیت احمدیوں نے بڑی بڑی مساجد تعمیر کی ہیں۔ ایک دنیادار تو جب اس کے پاس دولت آ جائے اپنے مکان بنانے یا فضولیات میں رقم خرچ کرنے کی طرف توجہ کرتا ہے۔ لیکن آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے قادیان سے ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے ایسے مخلصین عطا کئے ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خاطر مالی قربانی کرنے کے لئے کھولا ہے۔ پس نئے شامل ہونے والے نومبائعین بھی اور نوجوان بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ مالی قربانی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے اور خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسے خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کے رحم کے مستحق ٹھہرو۔ رسول کا حکم وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ کہہ کر ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ پاک معاشرے کے قیام کے لئے میری عبادت کے بعد ان تمام باتوں پر عمل کرو جو مَیں نے تمہیں قرآن کریم میں بیان کی ہیں۔ پھر اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ میں یہ بات بھی ہے کہ جو مسیح و مہدی آنے والا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے اور کروانے والا ہوگا۔ وہ حَکَم اور عدل ہوگا۔ وہ جن باتوں کا تمہیں حکم دے وہ یقیناً عدل پر قائم رہتے ہوئے حکم دے گا۔ اس کا حکم یقیناً حکمت لئے ہوئے ہوگا۔ اس لئے اُس کی باتوں کو سرسری نظر سے نہ دیکھنا۔

اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کو کھول کر ہمیں بیان فرمایا ان میں سے اس وقت مَیں ایک کے حوالے سے بات کروں گا اور وہ بات ہے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے حوالے سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس بات پہ خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں سے شادی کریں تا کہ آئندہ نسلیں احمدیت پر قائم رہیں۔ جب بچوں کے دو کشتیوں میں پاؤں ہوں تو بچے کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کرے۔ کیونکہ عموماً باپوں کا اثر زیادہ ہوتا ہے اگر باپ احمدی نہیں ہے تو باوجود ماں کے احمدی ہونے کے بچہ بعض دفعہ احمدی نہیں رہتا۔ بلکہ بعض دفعہ دونوں کے دو مختلف مذہب ہونے کی وجہ سے بچہ مذہب سے ہی دُور چلا جاتا ہے۔ اسی طرح احمدی لڑکوں کو بھی چاہئے کہ احمدی لڑکیوں سے شادی کریں جن کو ایک تو وہ غیروں سے شادی کر کے احمدی لڑکی کو اس کے حق سے محروم کرتے ہیں۔ دوسرے پھر یہاں وہی دو عملی کی صورت پیدا ہو جائے گی اور بچے متاثر ہوں گے۔

پس اگر آپ نے اس ایمان پر اپنے بچوں کو قائم رکھنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے تو پھر صرف اپنی پسند کو نہ دیکھیں بلکہ دین کو دیکھیں۔ مجھے کئی لڑکیاں خط لکھتی ہیں یہاں بھی اور دوسرے افریقن ملکوں سے بھی کہ گو کہ ہماری پسند کا رشتہ تو غیروں میں ہے لیکن آپ بتائیں کہ ہم اس سے شادی کر سکتی ہیں کہ نہیں۔ ان بچیوں کا یہ پوچھنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں اپنا دین اپنی پسند سے زیادہ پیارا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب تک آپ اس بات کو پلّے باندھے رکھیں گی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اس وقت تک آپ اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے فیض پاتی رہیں گی اور اسی طرح لڑکے بھی فیض پاتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنتے رہیں گے۔ پس خلافت احمدیہ کے 100 سال پورے ہونے پر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سب سے اوّل رکھے گا۔ اس کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہوئے عہد بیعت کو ہمیشہ نبھانے کی کوشش کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’سواے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے‘‘۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15 مطبوعہ لندن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور رُوح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہو گا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا‘‘۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 68 مطبوعہ لندن)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے۔ اپنی عبادت کرنے والا بنائے رکھے۔ اپنے فضلوں سے ہمیں نوازتا رہے اور ہم ہمیشہ اس کے انعاموں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

(نوٹ: حضور انور کے خطبہ کے دوران ساتھ ساتھ دو زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج کو مقامی غانین زبان میں جبکہ مکرم عبدالرشید انور صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ کو فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔)

بقیہ: آسمانی نظامِ خلافت سے اقتدار پرست مُلّاں کی غدّاری از صفحہ نمبر 9

پائی کی۔ (ایضاً صفحہ 312)

ان بدبختوں نے خلافت علیٰ منہاج النبوت کے شاندار عالمی اثرات کو بچشمِ خود دیکھنے کے باوجود لوگوں کو بہلانے کے لئے اس مفروضہ پر اپنی سیاسی دکانیں کھول رکھی ہیں کہ امت کا تو بیڑا غرق ہو رہا ہے پتہ نہیں مہدی کب آئیں یا اس وقت پہنچیں جب اسلام اور مسلمانوں کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے معدوم ہو چکا ہو۔ بقول شاعر ؎

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے اس پیار پر

دریں حال اگر معاذ اللہ خدا اور رسول نے امت کی طرف نگہِ رحمت نہیں کی تو ہم خود ہی ایک نقلی مرکز، نقلی جماعت اور نقلی امیر بنا کر اپنا فرض بجا لا رہے ہیں۔ ؎

ہماری وجہ سے قائم ہے تری بزم ستم
ہمارے ہی دم سے بنا ہے تو شہر میں قاتل

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔:

’’افسوس یہ لوگ نہیں جانتے کہ ایک بلا دلیل دعویٰ پیش کر کے پھر اسی دعویٰ کی بنا پر کوئی بکواس کر کے اس کا نام دلیل رکھنا عقلمندوں کا کام نہیں‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 73)

یاللعجب خدا اور اس کے حبیب ﷺ کے وعدے پورے ہو گئے۔ تیرھویں صدی ہجری کے آغاز میں مہدی موعود کا ظہور بھی ہو چکا۔ چاند سورج نے اس کی آمد پر 1894ء میں گواہی بھی دے دی اور فرمانِ نبوی کے مطابق 27 مئی 1908ء خلافت علی منہاج النبوت کا ماہتاب بھی سو (100) سال سے افق عالم پر ضیا پاشیاں کر رہا ہے۔ مگر یہ لوگ ایسے سنگدل اور تارکِ رسول ہیں کہ نہ صرف رسول اللہ کی آواز سننے کے لئے تیار نہیں بلکہ اپنی ضد و تعصب اور خباثتوں میں روز بروز اضافہ کر رہے ہیں۔

نظام خلافت شوکت اسلام کا ضامن اور امن کا حصار

دنیا بھر کے مسلم ممالک کے جبہ پوش مُلّاؤں اور مفتیوں اور ’’اسلام پسند‘‘ سکالروں کے تارکِ رسولِ عربی کے مجرم ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو گا کہ اللہ جلّشانہٗ نے چودہ سو سال قبل آیت استخلاف کے ذریعہ خبر دی کہ تمکنت دین، شوکت اسلام اور امن عالم نظام خلافت سے وابستہ ہے نہ کہ خود ساختہ انجمنوں سوسائٹیوں اور پارٹیوں سے۔ لیکن یہ لوگ سرے سے خلافت ہی کے عملاً منکر ہو چکے ہیں اور اپنی باطل تحریکیں چلا رہے ہیں اور خدا اور رسول کی آواز سننے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ کے یاجوجی ماجوجی اور دجّالیت کے فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے نظام خلافت سے وابستہ ہونے کی پُر زور وصیت فرمائی جسے دہشت گرد اور خونی ملّاؤں نے متکبرانہ انداز میں چاک چاک کر رکھا ہے جس سے پوری امت مسلمہ تباہی کے کنارے پر پہنچ چکی ہے اور زندگی کے آخری سانس لے رہی ہے۔

صحابی رسول حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے مروی ہے۔:

”صلّٰی بنا رسول الله ﷺ الصبح ذات یومٍ ثم اقبل علینا فوعظنا موعظةً بلیغةً ذرفت منها العیون و وجلت منها القلوب فقال رجل یا رسول الله کانّ هذه موعظة مودّعٍ فما ذا تعهد الینا ۔ فقال اوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة وان کان عبداً حبشیاً فانّهٗ من یعش منکم بعدی فیریٰ اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنّتی و سنّة الخلفاء الراشدین المهدیّین فتمسّکوا بها وعضّوا علیها بالنواجذ وایّاکم و محدثات الامور فانّ کلّ محدثةٍ بدعة و کلّ بدعةٍ ضلالةٌ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 127)

ترجمہ از حضرت مصلح موعودؓ:

’’عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں۔ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ اور جب نماز سے فارغ ہو چکے تو آپ نے ہمیں ایک وعظ کیا۔ وہ وعظ ایسا اعلیٰ درجہ کا تھا کہ اس سے ہمارے آنسو بہنے لگ گئے اور دل کانپنے لگے۔ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! معلوم ہوتا ہے یہ الوداعی وعظ ہے۔ آپ ہمیں کوئی نصیحت کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ اوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة وان کان عبداً حبشیاً۔ مَیں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اطاعت اور فرماں برداری کو اپنا شیوہ بناؤ خواہ کوئی حبشی غلام ہی تم پر حکمران کیوں نہ ہو۔ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ لوگوں میں بہت بڑا اختلاف دیکھیں گے پس ایسے وقت میں میری وصیت تمہیں یہی ہے کہ علیکم بسنّتی و سنّة الخلفاء الراشدین المهدیین تم میری سنّت اور میرے بعد آنے والے خلفاءِ راشدین کی سنت کو اختیار کرنا۔ تمسّکو بها تم اس سنّت کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔ وعضوا علیها بالنواجذ اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے اسی طرح اس سنّت سے چمٹے رہنا اور کبھی اس راستے کو نہ چھوڑنا جو میرا ہے یا میرے خلفاءِ راشدین کا ہو گا۔ وایّاکم و محدثات الامور اور تم نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا فانّ کلّ محدثةٍ بدعةٌ و کلّ بدعةٍ ضلالةٌ کیونکہ ہر وہ نئی بات جو میری اور خلفاءِ راشدین کی سنّت کے خلاف ہو گی وہ بدعت ہو گی۔ اور بدعت ضلالت ہوا کرتی ہے۔‘‘

(خلافت راشدہ از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ 139-140)

خلیفۂ موعود کا پیغام مسلمانان عالم کے نام

آخر میں سیّدنا محمود المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رحمۃ اللہ کا ایک انقلاب انگیز پیغام زیب قرطاس کیا جاتا ہے جو ملت کے اس بے مثال فدائی اور شیدائی نے ٹھیک ساٹھ سال قبل ایک مضمون میں دیا، جسے حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے 27 اکتوبر 1948ء کو سیالکوٹ کے ایک جلسہ عام میں پُر شوکت انداز سے پڑھ کر سنایا۔ راقم الحروف کو اس تاریخی اجلاس میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہے فالحمد للہ۔ فرمایا:۔

’’یقیناً اسلام کو دوسرے ادیان پر غلبہ اسی راستہ سے ہو گا۔ ہم توپوں اور بندوقوں سے اپنے ملک کا دفاع بھی کریں گے۔ ہم بعض بعض دشمنوں سے ان ذرائع سے غالب بھی آئیں گے لیکن ساری دنیا پر اسلام کو جو غلبہ حاصل ہو گا وہ اسی روحانی طریقہ سے حاصل ہو گا جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے۔ جب مسلمان مسلمان ہو جائے گا، جب وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے لگ جائے گا، جب وہ روحانی اشیاء کو مادی اشیاء پر فوقیت دینے لگے گا تو وہ عیّاشانہ زندگی جو اس وقت مغربی اقوام کی وجہ سے ہمارے ملک میں رائج ہو رہی ہے آپ ہی آپ مٹ جائے گی اور انسان کسی کے کہنے کی وجہ سے نہیں بلکہ خود اپنے نفس کی خواہش کے ماتحت لغویات کو چھوڑ دے گا اور سنجیدہ زندگی بسر کرنے لگ جائے گا اور اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جائے گی اور اس کا ہمسایہ اُس کے رنگ کو اختیار کرنے لگے گا اور عیسائی اور ہندو اور دوسرے ادیان کے لوگ بھی اسی طرح جس طرح کہ مکّہ کے لوگوں نے کیا تھا یہ کہنا شروع کر دیں گے کہ لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْن۔ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ اور پھر ہوتے ہوتے یہ قول اُن کا مکّہ کے لوگوں کی طرح عمل میں بدل جائے گا اور وہ مسلمان ہو جائیں گے کیوں کہ کوئی شخص زیادہ دیر تک اچھی بات سے دور نہیں رہ سکتا۔ پہلے رغبت پیدا ہوتی ہے، پھر لالچ آتی ہے، پھر کوشش پیدا ہوتی ہے اور آخر انسان کھچا کھچا اس چیز کی طرف آ ہی جاتا ہے یہی اب بھی ہو گا۔ پہلے اسلام مسلمانوں کے دلوں میں داخل ہو گا پھر وہ اُن جسموں پر جاری ہو جائے گا۔ پھر غیر مسلم لوگ خود بخود ایسے کامل مسلمانوں کی نقل کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے اور دنیا مسلمانوں سے بھر جائے گی اور اسلام سے معمور ہو جائے گی.... میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مضمون پر غور کریں اور سوچیں کہ دنیا میں کبھی بھی مذہبی تحریکیں صرف دنیوی ذرائع سے غالب نہیں ہوئیں۔ مذہبی تحریکیں اصلاح نفس، تبلیغ اور قربانی ہی کے ساتھ ہمیشہ غالب آتی رہی ہیں۔ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک جو نہیں ہوا وہ اب بھی نہیں ہو گا اور جس ذریعہ سے آج تک خدا تعالیٰ کے پیغام دنیا میں پھیلتے رہے ہیں اسی طرح اب بھی محمد رسول اللہ ﷺ کا پیغام دنیا میں پھیلے گا۔ پس اپنی جانوں پر رحم کرتے ہوئے، اپنی اولادوں پر رحم کرتے ہوئے۔ اپنے خاندانوں اور اپنی قوموں پر رحم کرتے ہوئے، اپنے ملک پر رحم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے پیغام کو سننے اور سمجھنے کی کوشش کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے دروازے آپ کے لئے جلد سے جلد کھل جائیں اور اسلام کی ترقی پیچھے نہ پڑتی چلی جائے ابھی بہت کام ہے جو ہم نے کرنا ہے مگر اس کے لئے ہم آپ کی آمد کے منتظر ہیں۔‘‘

(احمدیت کا پیغام صفحہ 46 تا 48 ناشر نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ؎

وہ دکھاتا ہے کہ دیں میں کچھ نہیں اکراہ و جبر
دیں تو خود کھینچے ہے دل مثلِ بتِ سیمیں عذار
پس یہی ہے رمز جو اُس نے کیا منع از جہاد
تا اٹھا دے دیں کی رہ سے جو اٹھا تھا اک غبار
باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

آسمانی نظامِ خلافت سے اقتدار پرست مُلّاں کی غدّاری اور اسے محض زمینی حکومت قرار دینے کی سازش

(دوست محمد شاھد ۔مورّخ احمدیت)

ایک روح فرسا انکشاف

یہ انکشاف یقیناً عشّاق خاتم الانبیاء ﷺ کو تڑپا دے گا کہ فیضانِ ختم نبوت کے مخالف اور دنیا کے پرستار، ملاّ اسلام میں جاری خلافت کے آسمانی وروحانی نظام کے غدّاروں کی صف اوّل میں شامل ہو گئے ہیں اور وہ پوری بے حجابی کے ساتھ برسوں سے یہ پراپیگنڈا کررہے ہیں کہ اسلام میں خلافت سے مراد محض زمینی سلطنت اور ظاہری اقتدار ہے جیسا کہ انگریزوں، روسیوں، امریکنوں اور دوسری قوموں کو حاصل ہے۔

اس دیرینہ سازش میں پہلے برّصغیر کے مشہور دیوبندی علماء اور ان کے ہم مسلک نیز خاکسار تحریک کے لیڈر شامل تھے جس کے بعد مصر کی ''اخوان المسلمین'' تحریک بھی اس نظریے کی پُرجوش علمبردار بن گئی اسی کا نتیجہ ہے کہ ہر مسلمان ملک کی مذہبی اور سیاسی قیادتیں دین فروشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خالص دنیا کی جاہ وحشمت کو اپنا قبلہ مقصود بنائے ہوئے ہیں جسے حضرت مصلح موعودؓ نے کم وبیش باسٹھ برس قبل چشم بصیرت سے دیکھ لیا تھا اور اس لئے خبردار کیا۔

لعنت کو پکڑ بیٹھے انعام سمجھ کر تم
حق نے جو ردا بھیجی تم اس کو ردیٰ سمجھے
کیوں قعرِ مذلّت میں گرتے نہ چلے جاتے
تم بوم کے سائے کو جب ظلِ ہما سمجھے

یہ حقیقت ایک بار پھر 24 مارچ 2008ء کو عین اس وقت ساری دنیا کے سامنے پوری طرح بے نقاب ہوگئی جب پاکستان کے نئے وزیراعظم کی حلف برداری سے قبل قرآن مجید کی آیت استخلاف کی تلاوت کرکے اس کا یہ ترجمہ نشر کیا گیا۔

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا اس سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا۔ اور ان کے دین کو جیسے اس نے ان کے لئے پسند کیا مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے''۔ (روزنامہ جنگ لاہور 25 مارچ 2008ء)

قرآن مجید کے اردو تراجم میں قرآنی روح کو مسخ کرکے نئے معانی کا جامہ پہنانے کی آج تک بے شمار کوششیں ہوئی ہیں۔ ان متعصب مسیحی سکالرز کے تراجم کا ذکر ہی کیا خود برّصغیر کے مسلمان اُردو مترجموں نے اپنے ترجموں میں کس طرح قرآنی روح کو مسخ کرکے نئے معنی پہنائے ہیں اکیسویں صدی میں اس کی بدترین مثال محوّلہ بالا ترجمہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ برّصغیر میں حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ، حضرت شاہ رفیع الدینؒ اور حضرت شاہ عبدالقادرؒ کے تراجم مسلّمہ طور پر مستند قرار دئے جاتے ہیں اور ان تینوں عالی پایہ بزرگوں نے ''لَیَسْتَخْلِفَنَّھُم'' کا ترجمہ خلیفہ بنانے ہی کے لکھے ہیں، حاکم بنانے کے نہیں۔ پس اس سے بڑھ کر قرآن کی معنوی تحریف کا تصوّر امکان سے باہر ہے۔

برّصغیر پاک و ہند میں ولی اللّٰہی خاندان کی برکت سے فارسی اور اردو تراجم قرآن کو ایسا فروغ ہوا کہ گھر گھر نور فرقاں سے جگمگا اٹھا۔ بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ (ولادت 1831ء۔ وفات 1879ء) حضرت شاہ عبدالقادرؒ کے ترجمہ قرآن کی تعریف میں پوری عمر رطب اللسان رہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔

''اگر قرآن عزیز اُردو میں نازل ہوتا تو اس کی عبارت یہی یا اس کے قریب قریب ہوتی''۔

(تذکرۃ المفسرین صفحہ 176 از قاضی محمد زاہد الحسینی ناشر دارالارشاد اٹک شہر پاکستان طبع دوم شعبان 1401ھ مطابق 1981ء)

ایک شاعر نے تو یہانتک طبع آزمائی کی ہے۔

احمد پاک کی خاطر تھی خدا کو منظور
ورنہ قرآن اترتا بزبان دہلی

یہ مقبول عام وخاص اور مستند اردو ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر کی زندگی میں 1213ھ (1798ء۔1799ء) میں شائع ہو چکا تھا۔ اس کے چند قدیم قلمی مخطوطے ادبیات اردو حیدر آباد دکن، سنٹرل لائبریری بہاولپور، پنجاب لائبریری (شیرانی سیکشن) اور انڈیا آفس لنڈن میں موجود ہیں۔ (ایضاً صفحہ 176)

''قرآن کا ترجمہ اور تفسیر مکمل کرنے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

روز قیامت ہر کسے باخویش دارد نامۂ من
نیز حاضر مے شدم تفسیر قرآن در بغل

جہاں حضرت شاہ عبدالقادرؒ کا ترجمہ بامحاورہ محاسن کا مرقّع ہے وہاں حضرت شاہ رفیع الدینؒ (ولادت 1749ء۔ وفات 1817ء) کا تحت اللفظ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے۔ یہ ترجمہ محققین کی رو سے قرآن اور عربی کا مستندترین ترجمہ ہے اور بہ یک وقت لغات قرآن اور ترجمہ قرآن کا کام دیتا ہے جس سے کتاب اللہ کے ہر لفظ بلکہ ہر حرف کا صحیح مطلب معلوم ہوجاتا ہے۔''

(قرآن حکیم کے اردو تراجم صفحہ 381 تالیف ڈاکٹر صالح عبد الحکیم شرف الدین ایم اے عربی، فارسی پی ایچ ڈی ناشر قدیمی کتب خانہ کراچی اشاعت 1401 ھ مطابق 1981ء)

''تعمیری ادب'' (مطبوعہ 1922ء کانپور پریس دہلی) کے مولّف جناب افضل حسین نے لکھا ہے کہ:

''اُس دور کے زبردست کارناموں میں کلام پاک کے اردو ترجمے ہیں۔ ایک لفظی ترجمہ ہے جو شاہ رفیع الدینؒ نے 1201ھ۔1786ء میں کیا تھا۔ دوسرا ترجمہ بامحاورہ ہے اس کے تشریحی نوٹ بھی ہیں یہ کارنامہ عبدالقادر کا ہے جو آپ نے چار پانچ سال بعد میں 1790ء میں انجام دیا تھا۔''

(بحوالہ تنویر ادب مولوی صغیر احمد صفحہ 210 مطبوعہ نیشنل پریس الٰہ آباد۔ مقالہ ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی مطبوعہ اردو نامہ لاہور فروری 1899ء صفحہ 8-9)

ان قدیم ترین اور مستند اردو تراجم سے متعلق تعارفی نوٹ کے بعد اب قارئین کرام ان بزرگانِ امت کا ترجمہ آیت استخلاف ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی۔:

وعدہ کیا اللہ نے اون لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کئے اچھے البتہ خلیفہ کرے گا اون کو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تھا اون لوگوں کو کہ پہلے اون سے تھے'' الخ۔

(مطبوعہ نامی گرامی کریمی پریس بمبئی 1902ء باہتمام قاضی نور محمد صاحب پلبندری 1317ھ مطابق 1899.1900ء)

اس کی تشریح میں حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی ''موضع القرآن'' میں فرماتے ہیں۔

''خطاب فرمایا حضرت کے وقت کے لوگوں کو جوان میں نیک ہیں پیچھے ان کو حکومت دے گا اور جو دین پسند ہے اُن کے ہاتھ سے قائم کرے گا اور وہ بندگی کریں گے یہ چاروں خلیفوں سے ہوا اور زیادہ پھر جو کوئی اس نعمت کی ناشکری کرے ان کو بے حکم فرمایا جو کوئی ان کی خلافت سے منکر ہو اُس کا حال سمجھا گیا''

('' حمائل شریف '' مترجم مع حاشیہ صفحہ 54 مطبع احمدی لاہور باہتمام شیخ احمد مالک۔ اشاعت 1326ھ مطابق 1908ء)

آیت استخلاف کے ترجمہ میں خوفناک اور بدترین تحریف

اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ دیوبندی بریلوی اور ''اخوان المسلمین'' کے علمی حلقے مدت سے آیت استخلاف کی معنوی تحریف کا ارتکاب کررہے ہیں اور محض اقتدار پرستی کے نشہ میں وہ قرآنی لفظ ''لَیَسْتَخْلِفَنَّھُم'' کا ترجمہ خلیفہ کی بجائے حاکم کا کررہے ہیں جو انکارِ خلافت کی اس سازش کی تکمیل ہے جو اسلام اور خلافت کے دشمن یہودی سبائیوں نے حضرت عثمان کے وقت کی۔ ان فاسقوں نے مدینہ منورہ میں مارشل لاء نافذ کردیا، منبر رسول کو نذر آتش کردیا، بیت المال کو لوٹ لیا اور داماد رسول اور خلیفۃ الرسول کو اُن کے گھر میں بے رحمی سے شہید کردیا جس کے بعد اس شہید خلیفہ کی لاش تین دن تک بے گور وکفن رہی اور بمشکل رات کے وقت چند صحابہ نے جن میں آپ کی حرم محترم سیّدہ نائلہ بھی تھیں جنت البقیع کی بجائے انہیں یہودی قبرستان حش کوکب میں سپردِ خاک کیا گیا۔ وَا اَسَفَا عَلَی الْاِسْلَام

اس شرمناک معنوی تحریف کے اس خوفناک فتنہ کا آغاز دیوبندی دنیا خصوصاً مفتی کفایت اللہ صدر جمیعۃ العلمائے دہلی کے محبوب مترجم اور تاریخی ناول جنگ ترکستان کے مؤلف فتح محمد خاں جالندھری نے کیا۔ ان صاحب نے جالندھر سے ''نور ہدایت'' کے نام پر متن کے بغیر قرآن پاک کا ترجمہ شائع کیا جس پر برٹش انڈیا کے مسلمانوں میں غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ جالندہری صاحب نے ''نور ہدایت'' میں آیت استخلاف کا ترجمہ یہ کیا۔:

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا''۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ حال ہی میں 24 مارچ 2008ء کو پاکستان کے نئے وزیراعظم کی حلف برداری سے پہلے آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد لفظاً لفظاً یہی ترجمہ نشر کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو روزنامہ جنگ لاہور 25 مارچ 2008ء)۔

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس طرح فقیہانِ حرم بے توفیق

رُسوائے عالم ترجمہ اور دیوبندی مترجم

مَیں سمجھتا ہوں کہ اسے عہد حاضر کا لرزہ خیز سانحہ قرار دیا جانا چاہئے کہ دیوبندی اکابر واصاغر فتح محمد خاں کے رسوائے عالم ترجمہ کو تو سینہ سے چمٹائے ہوئے ہیں اور ولی اللّٰہی کے عارف باللہ اور عاشق قرآن خانوادہ کے ترجمہ پر ہمیشہ کے لئے خطِ تنسیخ کھینچ رکھا ہے۔

اس سلسلہ میں چند شخصیات کی تحریرات یا تراجم ملاحظہ ہوں:

''امام الہند'' ابوالکلام آزاد:

1۔ ''قرآن کریم کے نزدیک جو چیز خلافت ہے وہ خلافت فی الارض ہے یعنی زمین کی حکومت وسلطنت''۔

(مسئلہ خلافت صفحہ 8 ناشر خیابان عرفان لاہور)

''حکیم الامت'' مولوی اشرف علی تھانوی ''قرآن کے ظاہری وباطنی علوم کے ماہر''۔

2۔ ''تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی''۔

(معجز نما حمائل شریف صفحہ 567 ناشر نور محمد کارخانہ تجارت آرام باغ فرئیر روڈ کراچی 1928ء)

مولوی احتشام الحسن مدرسہ کاشف العلوم دہلی:

3۔ ''تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی''۔

(موجودہ مسلمانوں کی پستی کا واحد علاج صفحہ 22 اشاعت 7 جون 1939ء)

''رئیس المفسرین شیخ الاسلام'' شبّیر احمد عثمانی:

4۔ ''وعدہ کرلیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لاتے ہیں اور کئے ہیں انہوں نے نیک کام البتہ پیچھے حاکم کردے گا ان کو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا ان سے پہلے اگلوں کو''۔ (عظیم الشان ترجمہ قرآن صفحہ 462 ناشر پاک پبلشرز لاہور)

''حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان'':

5۔ ''وعدہ کرلیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور کیے ہیں انہوں نے نیک کام البتہ پیچھے حاکم کردے گا ملک میں جیسے حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو''۔

(''معارف القرآن'' جلد ششم صفحہ 434 ادارۃ المعارف کراچی نمبر 14 طبع جدید ستمبر 2002ء)

مولوی قادری سید عبدالغفور لدھیانوی کی دجّالیت:

لدھیانہ کے ایک ملّاں قادری سیّد عبد الغفور صاحب نے اس ضمن میں دجّالیت کی انتہا کر دی ہے۔ چنانچہ مدت ہوئی انہوں نے فتح محمد جالندھری کی طرح عربی متن کے بغیر ایک ترجمہ قرآن ''نورانی چراغ'' کے نام سے شائع کیا جسے تعلیمی کتب خانہ کشمیری بازار نے شائع کیا۔

لدھیانوی مترجم نے جعلسازی یہ کی ہے کہ کتاب کے سرورق پر اپنے ترجمہ کو حضرت شاہ رفیع الدین محدّث دہلوی اور شاہ عبدالقادر دہلوی کا ترجمہ ظاہر کیا ہے لیکن آیت استخلاف کا حسبِ ذیل خود ساختہ ترجمہ ان پاک باز بزرگوں کی طرف منسوب کرڈالا ہے جسے فریب کاری، مکّاری، دجّالیت اور قرآن فروشی ہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

''وعدہ کرلیا اللہ نے اُن لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں انہوں نے نیک کام البتہ پیچھے حاکم کردے گا ان کو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو اور جمادے گا ان کے لئے دین ان کا جو پسند کر دیا ان کے واسطے اور دے گا ان کے ڈر کے بدلے میں امن۔ میری بندگی کریں گے شریک نہ کریں گے میرا کسی کو اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس کے پیچھے سو وہی لوگ ہیں نافرمان''۔

لدھیانوی کے نقّال مترجمین

متن قرآن کے بغیر ترجمہ کی اشاعت بذاتہٖ ایک بدعت تھی مگر افسوس شیخ حسین اینڈ سنز کشمیری بازار نے خورشید عالم پریس لاہور سے بلکہ ایک نامعلوم شخص نے تعلیمی پرنٹنگ پریس سے بلا متن تراجم شائع کر کے نہ صرف اس بدعت کی حوصلہ افزائی کی بلکہ اس کے مترجمین نے اس میں ایک بار پھر لدھیانوی کی نقل میں لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کا ترجمہ حاکم کر کے معنوی تحریف کے دروازے پہلے سے زیادہ وسیع کر دیئے۔ اس طرح وہ ملک بھی جو قرآن وسنت کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا معنوی تحریف کے اس خوفناک طوفان کی لپیٹ میں آ گیا۔

بریلوی دیوبندی علماء منکرین حدیث کی ناپاک صف میں

اس ترجمہ سے دیوبندی علماء برّصغیر کے منکرین حدیث کے اس زمرہ میں داخل ہو گئے ہیں جس میں عبداللہ چکڑالوی، خواجہ احمد دین، اسلم جیراج پوری، عنایت اللہ مشرقی، عمر احمد عثمانی اور غلام احمد پرویز جیسے لوگ شامل ہیں جس کے واضح ثبوت کے لئے ایک دیوبندی سکالر ڈاکٹر پروفیسر فضل احمد کی یہ عبارت کافی ہے۔ موصوف منکرین حدیث کو مخاطب کر کے تحریر فرماتے ہیں:۔

''سنت کے مصدرِ تشریعی ہونے پر ایک وزنی دلیل آنحضرت ﷺ کا یہ قول ہے جس میں آپ نے فرمایا۔

"علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدین"

یعنی تم پر میری سنت کی اطاعت ضروری ہے اور اسی طرح ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت بھی''۔

دیوبندی سکالر مزید لکھتے ہیں:۔

''دیگر ممالک کے منکرین کے مقابلے میں یہاں کے منکرین کا مؤقف زیادہ مضر ہے اس لئے کہ انہوں نے قرآن، سنت رسول اور رسالتِ محمدیہ غرض یہ کہ ہر اس چیز سے گلوخلاصی کی کوشش کی ہے جس کا تعلق اسلام سے ہے''۔

(تاریخ حفاظت حدیث صفحہ 204-205 ناشر کفایت اکیڈمی کراچی لاہور۔ اپریل 1997ء)

سید قطب مصری کا ترجمہ اور تفسیر

اب مصر کی سیاسی انجمن ''اخوان المسلمین'' کے سیاسی لیڈر اور پاکستان کے فسطائی مودودی پارٹی کے سیاسی پیشوا کا ترجمہ آیت استخلاف اور اسکی ملحدانہ اور زندیقانہ تفسیر پڑھئے اور اندازہ کیجئے کہ شیطان انسان کو کس طرح سبز باغ دکھلاتا اور انہیں اقتدار پرستی اور دنیا طلبی کی ہوس سے پابند سلاسل کر لیتا ہے۔

جناب قطب مصری رقمطراز ہیں:۔

''منافقین کا ذکر جب یہاں تک پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا اور اطاعت گزار مومنوں کے ذکر کی طرف متوجہ ہوا تا کہ مخلص ایمان اور صحیح اطاعت کی جزاء بیان کرے کہ آئندہ دنیا میں آخری حساب سے قبل اس زمین میں ان کی جزاء یہ ہے کہ:

آیت 55: ''اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والوں، نیک عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ ان کو ضرور دنیا میں زمینی حکومت دے گا جس طرح کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی، اور ان کے لئے جو دین اس نے پسند کیا ہے اس کو جمادے گا اور ان کے خوف کے بعد تبدیلی کر کے امن کی حالت لائے گا، وہ میری ہی عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔''

''محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے ایمانداروں اور نیک عمل کرنے والوں سے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے کہ وہ ان کو زمین کی حکومت دے گا، یہ اللہ کا وعدہ ہے جو بہر صورت وقوع میں آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی ہرگز نہ کرے گا.... یہی وہ استخلاف ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں اور عمل صالح کرنے والوں کے ساتھ کیا تھا، ان سے یہ وعدہ تھا کہ پہلے ایمانداروں کی مانند ان کو خلافتِ ارضی ملے گی (قرآن نے داوٗدؑ کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد بتایا ہے کہ: اے داوٗدؑ ہم نے تجھ کو زمین میں خلیفہ بنایا اور یہ حقیقت تو ہر ایک کو معلوم ہے کہ داوٗد علیہ السلام کو جب خلافت فی الارض ملی تھی وہ حکومت کی صورت میں تھی، پس یہی معنیٰ ہے زمین میں خلافت بخشنے کا، اور یہی مطلب ہے اسلام کے نظامِ خلافتِ راشدہ کا!)''۔

(ترجمہ تفسیر "ظلال القرآن" سورہ النور صفحہ 486)

حضرت مسیح الزمانؑ نے ایسے لوگوں کی ذہنیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے درددل سے فرمایا۔ ؎

دیں تو اک ناچیز ہے دنیا ہے جو کچھ چیز ہے
آنکھ میں ان کی جو رکھتے ہیں زر و عزّ و وقار
جاہ و دولت سے یہ زہریلی ہوا پیدا ہوئی
موجب نخوت ہوئی رِفعت کہ تھی اک زہر مار
ایسے مغروروں کی کثرت نے کیا دیں کو تباہ
ہے یہی غم میرے دل میں جس سے ہوں میں دلفگار

مہجوریٔ قرآن اور ترکِ رسول عربی کا الم انگیز منظر

اسی نوع کے تراجم اور تفسیروں سے قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ رسول اللہ خدا کی جناب میں استغاثہ کریں گے کہ میری قوم نے قرآن مجید کو فراموش کر دیا (سورۃ الفرقان) نیز یہ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ خدا کا رسول انہیں حقیقی اسلام اور اس کی حقیقی خدمت کی طرف بلائے گا مگر وہ اسے چھوڑ کر سیاست وتجارت اور لہو ولعب کے دلدادہ و خوگر بن کر رہ جائیں گے (سورۃ الجمعہ) جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے فارسی شعر میں فرمایا ہے۔ ؎

بیکسے شد دین احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست
ہرکسے باکار خود بادین احمدؐ کار نیست

دنیائے اسلام کی اس دلفگار صورت حال کی تشریح السیّد محمد رضا شبیبی سابق وزیر تعلیم عراق کے درج ذیل اشعار سے بخوبی ہوتی ہے۔ یہ نظم ''جماعت اسلامی'' پاکستان کے ادارہ اسلامک پبلیکیشنز (لاہور) نے تیسری بار نومبر 1980ء میں شائع کی یعنی پاکستان کی قومی اسمبلی کی رسوائے عالم قرار دادِ تکفیر کے چھ سال بعد۔ ترجمہ جناب خلیل احمد حمیدی کے قلم سے ہوا ہے۔

''رُوحِ پیغمبر ﷺ

الا لیت شعری ما تری روح احمد
اذا طا لعتنا من علٍ، او اطلتِ

اگر احمد مجتبیٰ ﷺ کی روحِ مبارک عالم بالا سے ہمارے پاس تشریف لے آئے یا ہمیں جھانک کر دیکھ لے تو معلوم نہیں کہ ہمارے متعلق کیا رائے قائم کرے!!

واکبر ظنّی لو اتا نا محمّد
لـلاقی الذی لاقاہ من اھل مکۃ

میرا گمانِ غالب ہے کہ اگر محمد ﷺ آج ہمارے پاس تشریف لے آئیں تو آپ کو آج ہماری قوم کے ہاتھوں اسی قسم کے مصائب اور اعراض و انکارِ حق سے دوچار ہونا پڑے گا جس طرح آپؐ اہل مکّہ کے ہاتھوں دوچار ہوئے۔

عدلنا عن النور الذی جاء نا بہ
کما عدلت عنہ قریش فضلتِ

(کیونکہ) ہم نور حق سے، جس کو لے کر آپؐ مبعوث ہوئے تھے (اور جس نے انسانی زندگی کے ہر گوشے کو تابناک کر دیا تھا) اسی طرح روگردانی کر چکے ہیں جس طرح قریش نے اس سے منہ پھیرا تھا اور گمراہی کے گڑھے میں جا پڑے تھے۔

اذن لقضیٰ لا منھج الناس منھجی
ولا ملۃ القوم الاواخر ملتی

اور پھر آپؐ یقیناً یہ فیصلہ کریں گے کہ لوگ جس ڈگر پر چل رہے ہیں، یہ میرا بتایا ہوا راستہ نہیں ہے اور آخری زمانے کے لوگوں نے جس مذہب کا طوق اپنے گلے میں ڈال رکھا ہے وہ میرا مذہب ہرگز نہیں ہوسکتا۔

دعوت الی التوحید یجمع شملکم
ولم ادع للشمل البدید المشتّت

مَیں نے تو تم کو توحید کی دعوت دی تھی جو تمہارے اتحاد و اتفاق اور تمھاری شیرازہ بندی کا موجب تھی۔ تفریق وتشتت اور گروہ بندی سے میری دعوت کو کوئی سروکار نہیں تھا۔

وجئت رسولاً للحیاۃ ولا اری
بکم غیر حیٍّ فی مدارج میّتٍ

میری رسالت کا مقصد یہ تھا کہ تمہارے اندر زندگی اور حرارت پیدا کروں۔ اس کے برعکس میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم تو چلتی پھرتی لاشیں ہو''۔

مودودی پارٹی کا کھلا اعتراف

اخوان المسلمین کی مثنّیٰ (TRUE COPY)

مودودی پارٹی کے ایک سابق رکن مجلس شوریٰ ''علاّمہ عنایت اللہ'' منڈی بہاء الدین نے واضح الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ مسلمانانِ عالم خصوصاً مذہبی لیڈر جنہیں مسیحا ہونا چاہیے تھا خود قریب المرگ ہیں اور ملاّؤں کے جلسے جلوس اور لچھے دار تقریروں کی حیثیت محض ڈھونگ ہے۔ فرماتے ہیں:۔

1۔ ''اب اس بیمار کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہی''۔

(راہ نور و شوق صفحہ 71۔ ناشر قرآن اکیڈمی منڈی بہاء الدین پنجاب اگست 1996ء)

2۔ ''مریض موجود ہے اور طبیب مفقود۔ طبیب علماء ہیں اور وہ خود الاّ ماشاء اللہ اس زمانہ میں بُری طرح بیمار ہیں۔ جب مسیحا آپ ہی بیمار ہو تو علاج کون کرے۔''

(ایضاً صفحہ 119)

3۔ ''پوری دنیا پر تباہی اور بربادی کا چھایا ہوا خوف کس قدر وحشتناک ہے۔ انسان کے اضطراب میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہیں لیکن گوہر مقصود ہاتھ نہیں آتا۔ کسی مسیحا کی تلاش میں ہیں لیکن جو ملتا ہے وہ ان سے زیادہ بیمار ثابت ہوتا ہے۔ ہر راہ رَو کے ساتھ چلتے ہیں لیکن چند گام پر وہ راہزن بن کر لوٹ لیتا ہے۔'' (ایضاً صفحہ 294)

4۔ ''یہ بین الاقوامی قسم کی کانفرنسیں اور اجتماعات اگر اتحادِ امت کے لئے کوئی لائحہ عمل بتائیں ....تو ان اجتماعات کا فائدہ یقینی ہے ورنہ محض زور خطابت سے تو کوئی مسئلہ حل نہیں کیا جا سکتا۔'' (ایضاً صفحہ 310)

5۔ ''علماء سوء نے اقتدار پرستی کی جو بُری رسم ڈالی اس نے مزید خرابیاں پیدا کی ہیں۔'' (ایضاً صفحہ 121)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہوگئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہوگئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفّاک ہو گئے
اب غیروں سے لڑائی کے معنیٰ ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

(مسیح موعودؑ)

اسی طائفہ کے سرخیل مودودیت کے رہنما ہیں جن کو اعتراف ہے کہ ان کی ''تحریک'' اوّل سے آخر تک سیاسی ہے۔ وہ برملا تسلیم کرتے ہیں کہ مودودی نے اقتدار کے لئے سیاست کی وادی پُرخار میں مدتوں آبلہ

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 16

ناروے، بلجیم اور ہالینڈ سے آئے ہوئے خوش نصیب احباب بھی موجود تھے۔ پھر پاکستان سے آنے والے بھی ائرپورٹ پر اپنے آقا کے دیدار کے منتظر تھے۔

غانا کی سرزمین آج دنیا بھر کے احمدیوں کا مرجع بنی ہوئی تھی۔ بورکینافاسو، آئیوری کوسٹ، نائیجر، گیمبیا، گنی بساؤ، لائبیریا، سیرالیون، یوگنڈا، تنزانیہ، برونڈی، کانگو کنشاسا اور کانگو برازاویل اور زیمبیا سے آئے ہوئے وفود بھی احباب جماعت غانا کی خوشیوں میں شریک تھے۔ کالے گورے، سرخ وسفید سبھی قطار در قطار ایک ہی صف میں کھڑے اپنے محبوب آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے منتظر تھے۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں حکومت غانا کی سرکردہ شخصیات مکرم طاہر ہیمنڈ صاحب نائب وزیر داخلہ غانا، مکرم مالک الحاجی حسن یعقوبو صاحب ممبر پارلیمنٹ، ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ وممبر افریقن پارلیمنٹ (یہ دونوں اللہ کے فضل سے احمدی ہیں)، ڈسٹرکٹ کمانڈر آف پولیس ائرپورٹ ایریا اور کمانڈر پولیس موبائل فورس کے VIP لاؤنج میں حضور انور کا استقبال کیا۔

پریس کانفرنس

VIP لاؤنج میں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ غانا کے نیشنل TV3، ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ بورکینا فاسو اور آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے جرنلسٹ بھی موجود تھے۔ ان دونوں ممالک سے صحافی حضرات محض جلسہ سالانہ غانا صدسالہ خلافت جوبلی کی کوریج کے لئے آئے تھے۔

پریس کانفرنس کے آغاز میں مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت غانا نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور صدسالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے حضور انور کے دورہ غانا کے متعلق بتایا کہ یہ غانا کی خوش قسمتی ہے کہ خلافت جوبلی کے تعلق میں پہلا ایسا جلسہ جس میں حضور انور شرکت فرما رہے ہیں غانا میں ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے ذہن میں نہیں تھا کہ خلافت جوبلی کے جس پہلے جلسہ میں شامل ہوں گا وہ غانا میں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ ایسا پہلا جلسہ غانا میں ہوا ہے جس میں شرکت کر رہا ہوں اور یہ وہ جگہ ہے جہاں مَیں نے اپنی Practical Life شروع کی۔

حضور انور نے پریس کے ایک نمائندے کی طرف سے دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کے تعلق میں ایک سوال پر فرمایا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اگر کوئی شخص یا گروہ امن کے خلاف حرکت کرتا ہے، امن کے خلاف کارروائی کرتا ہے تو وہ ہرگز اسلامی نہیں ہے۔ پھر حضور انور نے سب کو امن کے ساتھ رہنے اور تمام مذاہب کو آپس میں بھائی چارہ اور پیار ومحبت کے ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ ترقی کا یہی ایک راستہ ہے۔

صدسالہ خلافت جوبلی کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں یہ پیشگوئی تھی کہ آپ کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا۔ اب اس خلافت پر سو سال گزر چکے ہیں اور ہم شکرانہ کے طور پر خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔

پریس کے ایک نمائندے کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک ہی خدا ہے اور ایک ہی رسول ہے اور ایک ہی کتاب ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ آنے والے امام مہدی کے بارہ میں جو پیشگوئیاں تھیں ان کے مطابق آنے والے کو ہم نے مان لیا ہے اور دوسرے لوگ اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

آٹھ بج کر پچپن منٹ پر یہ پریس کانفرنس ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو ایک بار پھر فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب جماعت مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے نعرے لگا رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور ائرپورٹ سے احمدیہ مشن ہاؤس اکرا کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ کی گاڑی پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ پولیس کی گاڑی نے Escort کیا۔ پولیس کے موٹر سائیکل بھی ساتھ تھے جو آگے راستہ صاف کرتے جاتے اور مختلف چوراہوں پر ٹریفک کو روکتے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ اکرا مشن ہاؤس پہنچے جہاں احباب کی کثیر تعداد نے اپنے آقا کا پُرجوش نعروں اور خیر مقدمی نغموں کے ساتھ استقبال کیا۔ خدام نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا۔ بارہ خدام لوائے احمدیت کی حفاظت پر مقرر تھے۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران مسلسل نعرے لگائے جاتے رہے۔ ہر ایک خوشی ومسرت سے پھولا نہ سماتا تھا اور اپنی خوش بختی پر نازاں تھا کہ اسے ایک بار پھر پیارے آقا کا دیدار نصیب ہوا ہے۔

اس کے بعد خدام نے Tae Kwondo (مارشل آرٹس) کا مظاہرہ کیا جو حضور انور نے اپنی رہائشگاہ کی بالکونی میں کھڑے ہو کر دیکھا۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد ناصر تشریف لائے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ غانا کا نیشنل ہیڈ کوارٹر

جماعت احمدیہ کا یہ نیشنل ہیڈ کوارٹر Osu Crescent Street پر واقع ہے۔ اس کمپلیکس میں دو منزلہ وسیع وعریض مسجد ناصر ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی مشن ہاؤس، دفاتر، تینوں ذیلی تنظیموں کے دفاتر، رہائشی حصہ، گیسٹ ہاؤسز اور نمائش ہال وکانفرنس ہال وغیرہ موجود ہیں۔ اس کمپلیکس میں موجود رنگ برنگے پھولوں اور پھلدار پودوں سے مزین لانوں نے اس کی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا ہے۔

یہ وہی غانا ہے اور یہ اسی غانا کی سرزمین ہے کہ جب 28/فروری 1921ء کو قادیان سے روانہ ہونے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور پہلے مبلغ سلسلہ حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحب سالٹ پانڈ پہنچے تھے تو ساحل سمندر پر صرف ایک آدمی اور وہ بھی غیر احمدی عبدالرحمٰن پیڈرو صاحب موجود تھے اور ان کے علاوہ ایک سرکاری کارندہ انکوائری کی غرض سے ساحل پر موجود تھا۔

آج اُسی غانا کی سرزمین پر جب پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک قدم رکھے تو انتہائی مخلص، فدائی اور عشق سے سرشار سارے غانا میں پھیلے ہوئے لکھوکھہا احمدی اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے منتظر تھے اور اپنی نظریں اس راہ پر لگائے بیٹھے تھے جہاں پیارے آقا کے قدم پڑنے والے تھے اور دل اپنے محبوب امام کے عشق اور محبت میں سرشار ہیں اور ان کی ترسی ہوئی نگاہیں اپنے پیارے آقا سے اس عقیدت کا اظہار کرتی ہیں جو ان کے سینوں میں موجزن ہے۔ غانا کے یہ باشندے دنیا جن کے رنگ دیکھتی ہے لیکن اس سے بے خبر کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ان غلاموں کے چہرے نورانی ہیں۔ مرد اور عورتیں، بوڑھے اور بچے کیا سبھی خلافت احمدیہ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کئے بیٹھے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا کی سرزمین سے سال 1921ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے والا پہلا احمدی ''چیف مہدی آپا'' لاکھوں میں داخل ہو چکا ہے۔ اور اب انشاء اللہ کروڑوں میں داخل ہونے والا ہے۔ یہ تقدیر الٰہی ہے جو اس انقلابی دور میں جلد پوری ہوتی نظر آ رہی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمُ۔

16/اپریل 2008ء بروز بدھ:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اپنی رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے امیر صاحب غانا سے بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کی بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب غانا نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ میں بھی مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور یہاں جماعتی سینٹر کے گیسٹ ہاؤسز اور رہائشی حصوں میں بھی مہمان ٹھہرے ہیں۔ اور مشن کے اس ارد گرد علاقہ کے گیسٹ ہاؤسز میں بھی مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔

احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر کی بس مشن ہاؤس میں کھڑی تھی جو اس وقت مہمانوں کے لئے استعمال ہو رہی تھی۔ اس پر ایسارچر کی بجائے Ekumfi لکھا ہوا تھا۔ حضور انور نے امیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ ایسارچر (Essarkuyir) کی بجائے Ekumfi کس وجہ سے لکھا ہے۔ امیر صاحب نے بتا کہ Ekumfi ضلع کا نام ہے اور اس سارے ضلع میں صرف ہمارا ہی سیکنڈری سکول ہے کوئی اور سکول نہیں ہے اس لئے صرف ضلع کا نام لکھا ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ Tata کی بس ہے، کیسی بس ہے؟ امیر صاحب نے بتایا کہ ہندوستان کی ٹاٹا کمپنی کی ہے اور اچھی بس ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا: تبلیغ کے لئے بھی آپ نے ٹاٹا کمپنی کی پک اَپس خریدی تھیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ وہ میدان عمل میں کام کر رہی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔

صدارتی محل میں خوش آمدید

سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکرا (Accra) میں ایوان صدر (Castle Osu) تشریف لے گئے جہاں صدر مملکت غانا جناب John Agyekum Kufor نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔

صدر مملکت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو غانا آنے پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ غانا آپ کا وطن ہے۔ آپ اپنے وطن میں ہی آئے ہیں۔

صدر مملکت نے بڑے واضح الفاظ میں پورے یقین کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کی ہمارے ملک کے لئے جو دعائیں ہیں وہ قبول ہو رہی ہیں اور ہم اپنے ملک میں ان دعاؤں کو قبول ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور ان کا پھل بھی دیکھ رہے ہیں۔

صدر مملکت نے طاہر ہیمنڈ صاحب کو (جو کہ نائب وزیر داخلہ ہیں اور اللہ کے فضل سے نہایت فدائی اور مخلص احمدی ہیں) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ طاہر صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ گزشتہ دورہ کے دوران حضور انور نے فرمایا تھا کہ غانا کی زمین میں تیل ہے۔ یہاں سے تیل نکلے گا۔ حضور انور کی یہ دعا قبول ہوئی اور گزشتہ سال غانا سے تیل نکل آیا ہے۔

اس پر حضور انور نے صدر مملکت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب اس کا صحیح استعمال کریں اور دوسرے ممالک نے جو تجربات کئے ہیں اس سے سیکھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے صحیح استعمال کی توفیق دے۔

صدر مملکت نے صحت اور تعلیم کے میدان میں جماعتی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ احمدیہ سکولز ملک کی بہترین خدمت کرنے والے سکول ہیں اور یہاں سے جو لوگ پڑھے ہیں وہ اعلیٰ عہدوں پر اچھا کام کر رہے ہیں۔ حکومت نے بعض احمدیہ سکولوں کو ٹرانسپورٹ (بس) بھی مہیا کی ہے۔ اس پر صدر نے کہا کہ اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے یہ ان سکولوں کا حق ہے کہ حکومت ان کی ضروریات پوری کرے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ صدر مملکت نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ہمارے ملک کے لئے دعا کرتے رہیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے صدر مملکت غانا کو صدسالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے ایک خصوصی سووینئر تحفہ میں عطا فرمایا جو کرسٹل کا بنا ہوا ہے اور China سے تیار کروایا گیا تھا۔ اس کے چاروں اطراف سونے (Gold) کی پتریاں لگی ہوئی ہیں اور اس پر صدسالہ خلافت جوبلی، صدر مملکت غانا کا نام اور حضور انور ایدہ اللہ کا نام لکھا ہوا ہے۔ اس کرسٹل کے لئے ایک مخصوص سٹینڈ تیار کیا گیا ہے۔ بجلی کے ساتھ یہ کرسٹل روشن ہو جاتا ہے اور بہت خوبصورت لگتا ہے۔ صدر مملکت نے باقاعدہ اسے روشن کر کے دیکھا اور بے حد پسند کیا اور کہا کہ مَیں اس تحفہ کو اپنے گھر میں رکھوں گا۔

صدر مملکت سے یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ ایک بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایوان صدر سے واپس جماعتی سینٹر تشریف لے آئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد ناصر تشریف لے جا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

سہ پہر حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پانچ بج کر چالیس منٹ پر اکرام مشن ہاؤس سے ''باغ احمد'' جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

باغ احمد

''باغ احمد'' 1460 ایکڑ پر مشتمل یہ قطعہ زمین دارالحکومت اکرا(Accra) سے ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر Winneba شہر سے ملحقہ Pomadzi کے علاقہ میں اکرا سے آبی جان (آئیوری کوسٹ) جانے والی انٹرنیشنل ہائی وے پر واقع ہے۔

یہاں مختلف پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے۔ ایک ڈیری فارم ہے جہاں 47 گائیوں پر مشتمل ریوڑ رکھا گیا ہے۔ ایک Ostrich Farm بھی یہاں بنایا گیا ہے جس میں تجرباتی طور پر پندرہ شتر مرغ(Ostrich) رکھے گئے ہیں۔ یہاں پھلدار درختوں میں آم کے سات صد اور اناس کے 40 ہزار درخت لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ناریل اور مالٹے کے درخت بھی لگائے گئے ہیں۔

باغ احمد میں Timber کی مختلف 75 اقسام بھی زیر کاشت ہیں۔ مستقبل میں یہاں پولٹری فارم کھولنے کا بھی منصوبہ ہے۔

جب یہ زمین خریدی گئی تھی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس جگہ کو Established کرنے کے لئے جماعت غانا خود آگے آئے۔ یہ سننا تھا کہ جماعت کے افراد دیوانہ وار مالی قربانیوں کے ساتھ آگے بڑھے۔ احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر اور احمدیہ سیکنڈری سکول پوسٹن اور جامعہ احمدیہ غانا کے طلباء نے بے شمار وقار عمل کئے۔ خدام، انصار اور لجنہ نے ملک بھر کے احمدی احباب سے رابطہ کر کے باغ احمد کی ڈویلپمنٹ کے لئے مالی قربانی کی مہم شروع کی۔ احباب جماعت نے والہانہ لبیک کہا اور کثیر رقم اس کام کے لئے جمع ہونی شروع ہوئی۔ اس رقم کے ساتھ یہاں پانی اور بجلی کی فراہمی پر کام شروع ہوا۔ سڑکوں کی تعمیر شروع ہوئی اور عمارات تعمیر ہونے لگیں۔ احباب جماعت نے اس جگہ کی تیاری کے لئے ساٹھ لاکھ ڈالرز کے لگ بھگ مالی قربانی پیش کی۔

سڑکوں کا جال کچھ اس طرح بچھایا گیا ہے کہ احباب آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکیں۔ موٹر وے سے بھی باغ احمد تک ڈیڑھ کلومیٹر سڑک تعمیر کی گئی ہے۔

باغ احمد میں جلسہ سالانہ کا انعقاد پہلا تجربہ تھا۔ اس وسیع و عریض جگہ کا کچھ حصہ جلسہ کے انعقاد کے لئے مختص کیا گیا۔ وسیع پیمانے پر مردوں اور عورتوں کی الگ الگ رہائشگاہیں بنائی گئیں۔

باغ احمد ایک ایسی جگہ ہے جو کچھ عرصہ قبل ویران بیابان لگا کرتی تھی۔ احباب جماعت کی محنت اور اخلاص اور قربانی سے آج چھوٹا سا بسایا ہوا خوبصورت شہر کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ ہر طرف بجلی کے قمقمے روشن ہیں اور ہزارہا لوگ انتہائی روح پرور ماحول میں یہاں بسیرا کر رہے ہیں۔

شام سات بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ ''باغ احمد'' پہنچے۔ جلسہ گاہ کے بیرونی گیٹ سے پہلے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے وہ 305 سائیکل سوار موجود تھے جو بورکینا فاسو سے قریباً ایک ہزار کلومیٹر کا لمبا سفر آٹھ دن میں طے کر کے غانا پہنچے تھے۔ ان سبھی خدام نے اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بیرونی دروازہ سے جلسہ گاہ میں داخل ہونے کے بعد جو راستہ حضور انور ایدہ اللہ کی رہائشگاہ تک جاتا تھا اس کو دونوں اطراف سے بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اس راستہ سے گزرتے ہوئے حضور انور اپنی رہائشگاہ تک پہنچے۔

باغ احمد میں تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤسز کا افتتاح

جماعت غانا نے اس قطعہ زمین میں دو نئے بہت خوبصورت گیسٹ ہاؤسز تعمیر کئے ہیں۔ ان کا نام حضور انور کی منظوری سے Centenary Khilafat Ahmadiyya Guest House رکھا گیا ہے۔ حضور انور نے ان دونوں گیسٹ ہاؤسز کا افتتاح فرمایا اور دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ حضور انور نے ان گیسٹ ہاؤسز کا معائنہ بھی فرمایا اور ان کی عمدہ اور خوبصورت تعمیر پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ ''باغ احمد'' میں قیام کے دوران ان دونوں میں سے ایک گیسٹ ہاؤس کو حضور انور کی رہائشگاہ کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس گیسٹ ہاؤس کے ساتھ حضور کے لئے دفتر، پرائیویٹ سیکرٹری اور سٹاف کے لئے دفتر اور ملاقات کے لئے آنے والوں کے لئے ہال وغیرہ بنائے گئے ہیں اور ہر طرح کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

گیسٹ ہاؤسز کے افتتاح اور دعا کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ 1460 ایکڑ کے اس وسیع و عریض رقبہ میں سے ایک بڑے حصہ کو جلسہ گاہ کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔ نمازوں کی ادائیگی کے لئے ایک علیحدہ جگہ تیار کی گئی ہے اور جلسہ کے پروگراموں کے لئے علیحدہ شامیانے لگائے گئے ہیں۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے آٹھ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور بذریعہ کار اس جگہ کے لئے روانہ ہوئے جو نمازوں کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کا ایک جم غفیر تھا۔ حد نگاہ تک نمازی ہی نمازی نظر آتے تھے۔ ایک بہت بڑی تعداد خواتین کی تھی جو اس قطعہ زمین پر اپنے آقا کے ساتھ پہلی نماز میں اللہ کے حضور سجدہ ریز تھیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب غانا سے احباب کے لئے رہائشی انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب نے مختلف جگہوں کے بارہ میں بتایا جو رہائش کے لئے تیار کی گئی تھیں۔

شمع اپنے پروانوں کے ہجوم میں

جونہی حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ جانے کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ کے دونوں اطراف جو قریباً ڈیڑھ فرلانگ ہے حضور انور کے عشاق پروانوں کی طرح اپنی شمع پر امڈ آئے۔ ہر طرف ایک ہجوم تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہیں ملتی تھی۔ عورتیں، مرد، بچے بوڑھے سب خوشی و مسرت سے جھومتے ہوئے نعرے بلند کر رہے تھے اور استقبالیہ نغمے الاپ رہے تھے۔ قابل دید منظر تھا لیکن ناقابل بیان۔ ہر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عورتیں بھاگتے ہوئے جگہ تلاش کرتی ہیں کہ کہیں قدم رکھنے کی جگہ مل جائے اور اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھ سکیں۔ خدام اپنے مخصوص لباس شرٹ اور سیاہ پتلون میں ملبوس، گلوں میں خدام کے رومال ڈالے اور سروں پر اپنی مخصوص سفید دھاری والی سیاہ ٹوپی پہنے سینکڑوں کی تعداد میں چاک و چوبند ڈیوٹی پر موجود تھے۔ اور حضور انور کی کار اور راستہ کے دونوں طرف مسلسل ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ حضور انور کی گاڑی بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ ایک طرف حضور انور اپنے عشاق کو دیکھ رہے تھے تو دوسری طرف عشاق کی نظریں مسلسل حضور انور کے پرنور چہرہ پر مرکوز تھیں اور ہر ایک اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔ یہ پیاسے لوگ آج سیراب ہو رہے تھے اور ان کی ترسی نگاہوں کو تراوت نصیب ہو رہی تھی۔ یہ روح پرور، ایمان افروز منظر اور ماحول حضور انور کی رہائشگاہ تک جاری رہا۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ رہائشگاہ میں داخل ہوئی۔ حضور انور نے امیر صاحب غانا سے اگلے دن کے پروگرام کے تعلق میں دریافت فرمایا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

17/اپریل 2008ء بروز جمعرات:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازوں کے لئے مخصوص کی گئی جگہ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ حضور انور کی اقتداء میں ہزارہا افراد مرد و خواتین نے نماز ادا کی۔

جلسہ گاہ اور باغ احمد کا معائنہ

بعد ازاں حضور انور نے جلسہ گاہ اور باغ احمد کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ جب حضور انور لجنہ کی رہائشگاہ کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں موجود خواتین اور بچیاں خوشی سے جھوم اٹھیں اور استقبالیہ نغمے پڑھنے شروع کر دئے۔ خوشی سے ان کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس قدر شور تھا کہ کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کا پیارا آقا صبح سویرے جب کہ ابھی سورج نے بھی اپنا چہرہ نہیں دکھایا تھا ان کے درمیان موجود ہوگا۔ یہ خواتین حضور انور کی طرف دیوانہ وار لپک رہی تھیں اور ہر طرف سے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ حضور انور ان کے درمیان سے ہوتے ہوئے اُس حصہ کی طرف تشریف لے آئے جہاں کھانا پکانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چولہے جل رہے تھے، کہیں کھانا پک رہا تھا تو کہیں برتن صاف ہو رہے تھے۔ کہیں آگ جلائی جا رہی تھی تو کہیں آگ کی شدت کم کی جا رہی تھی۔ حضور انور ان کے چولہوں، پکتے ہوئے کھانوں اور برتنوں کے درمیان سے جگہ اور راستہ بناتے ہوئے گزر رہے تھے۔ ایک عجیب سماں تھا۔ ایک عجیب نظارہ تھا جو ان خوش نصیبوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

پھر حضور انور مردوں کی رہائشگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور اس جگہ کا معائنہ فرمایا جہاں کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مردانہ لنگر خانہ بھی دیکھا۔ ہر طرف نعروں کا شور برپا تھا۔ آج ''باغ احمد'' میں آبسنے والے یہ مکین اپنی خوش بختی پر نازاں تھے۔ اور لحہ لحہ قدم قدم یہ برکتیں لوٹ رہے تھے۔ اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔

حضور انور نے جلسہ کے لئے تیار کئے گئے بعض دفاتر کا بھی معائنہ فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے ڈیری فارم پر بھی تشریف لے گئے جہاں گائیں رکھی گئی ہیں۔ اور اس فارم کے نگران سے مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔ یہاں پولٹری فارم کے لئے 24 شیڈ بھی موجود ہیں۔ حضور انور نے ایک شیڈ کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے ایک جگہ پر بورکینا فاسو سے سائیکلوں پر آنے والے 305 خدام کھڑے تھے جو 1600 کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کر کے جلسہ میں شرکت کے لئے غانا پہنچے تھے۔ حضور انور ان کے قریب پہنچ کر گاڑی سے اتر آئے اور ان میں سے ہر ایک کو شرف مصافحہ بخشا۔ ان خدام کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ سات دن کے طویل اور انتہائی کٹھن سفر کی تھکاوٹ پل بھر میں دور ہو گئی اور ان میں نئی جان آ گئی۔ ہر ایک بے حد خوش تھا۔ ایک دوسرے کو گلے لگ کر مبارکباد دیتے تھے۔ حضور انور سے مصافحہ کے بعد اپنے ہاتھ چومتے اور بعض اپنے جسم پر پھیرتے اور ان برکتوں کے مزے لوٹتے۔ زہے قسمت زہے نصیب۔

باغ احمد کے مختلف مقامات اور انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور صبح سات بجے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ اس دوران 17/اپریل کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔ آج کا دن جماعت احمدیہ غانا کے لئے ایک تاریخی دن تھا۔ آج غانا کی سرزمین پر صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے ایک ایسے جلسہ کا آغاز ہو رہا تھا جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے اور یہ کسی بھی ملک میں پہلا ایسا جلسہ ہے جس میں حضور انور شامل ہو رہے ہیں۔

MTA کے ذریعہ اس جلسہ کا پروگرام Live ٹیلی کاسٹ ہو رہا تھا اور دنیا بھر کے احمدی احباب کی نظریں غانا کے اس تاریخی جلسہ پر لگی ہوئی تھیں۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کے لئے روانگی، صدر مملکت غانا کی آمد۔ لوائے احمدیت اور غانا کے قومی پرچم لہرانے کی تقریب

سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ خدام یہاں کی روایتی چھتری (Ahenfo Kyinya) جو صرف بادشاہ یا پیراماؤنٹ چیف استعمال کرتے ہیں لئے باہر کھڑے تھے اور اپنے آقا کو اس چھتری تلے جلسہ گاہ تک لے کر گئے۔

دس بج کر بیس منٹ پر صدر مملکت غانا جناب John Agye Kum Kufor صاحب باغ احمد کے وسیع کمپلیکس میں اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ مع اپنے عمائدین تشریف لائے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ غانا نے حضور انور اور صدر مملکت غانا کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

سرزمین غانا پر احمدیت کی ایک نئی تاریخ رقم ہو رہی تھی اور آئندہ آنے والے عظیم الشان انقلاب اور احمدیت کے غلبہ کی طرف قدم اٹھ رہے تھے۔ ایک طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کا پرچم ''لوائے احمدیت'' لہرا رہے تھے تو دوسری طرف صدر مملکت غانا کا قومی پرچم لہرا رہے تھے۔ دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں نے اپنی زندگیوں میں یہ نظارہ پہلی بار دیکھا کہ حضور انور کے ساتھ کسی ملک کا صدر اپنا قومی پرچم لہرا رہا ہو۔ ان لمحات میں جلسہ گاہ والہانہ نعروں سے گونج رہی تھی۔ نعرہ ہائے تکبیر ہر طرف بلند ہو رہے تھے۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس

ساڑھے دس بجے حضور انور اور صدر مملکت غانا سٹیج کے خصوصی، خوبصورت اور رنگین شامیانہ کے نیچے نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد اور خلافت احمدیہ زندہ باد کی فلک بوس آوازیں تھمنے میں نہ آ رہی تھیں۔ یقیناً اس وقت ایم ٹی اے پر بیٹھے ہوئے دنیا بھر کے احمدیوں کی زبانیں حمد الٰہی سے تر ہو رہی ہوں گی اور روحیں آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز

ہوں گی۔ بہت سے دل خدا کا شکر ادا کر رہے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں یہ تاریخی دن دیکھنے نصیب کئے جن کی انتظار میں ہزاروں لوگ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ساڑھے دس بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ امیر جماعت احمدیہ غانا مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے چند تعارفی جملوں کے بعد آنریبل الحاج الحسن بن صالح، چیئرمین ایجوکیشنل بورڈ اور ممبر آف کونسل آف سٹیٹ کو دعوت دی کہ وہ جلسہ کی کارروائی کو Conduct کریں۔

الحاج حسن صاحب نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے کہا کہ غانا کے لوگ گواہ ہیں کہ ماضی قریب میں غانا میں ہونے والی اہم حکومتی تقریبات جن میں خاص طور پر غانا کی آزادی کی پچاسویں سالگرہ قابل ذکر ہے ان میں سے کوئی بھی تقریب وقار اور وسعت میں آج کی اس تقریب کا پاسنگ بھی نہیں ہے۔

بعد ازاں حافظ احمد جبرئیل سعید صاحب نائب امیر غانا نے آیت استخلاف پر مشتمل آیات کی تلاوت کی اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد سید مشہود احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ غانا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ ”اِنِّیْ مِنَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْآلَاءِ“ خوش الحانی سے پڑھا۔

الحاج الحسن صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ صدر مملکت غانا اور امیر صاحب غانا عبدالوہاب بن آدم کا تفصیلی تعارف کروایا۔ پھر ان تعارفی کلمات کے بعد امیر صاحب غانا نے تمام شرکاء، عمائدین کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ صد سالہ جوبلی کی ان تقریبات سے باہم تعاون اور امن کی زیادہ بہتر فضا قائم ہو۔ اور یہ فضا افریقہ اور پھر دنیا بھر پر محیط ہو جائے۔

بعد ازاں نوجوانوں نے اھلاً وسھلاً ومرحباً کے عنوان سے ایک پُرسرور گیت پیش کیا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق عمائدین اور مذہبی رہنماؤں کو صد سالہ جوبلی کے موقع پر مبارکباد کے پیغام پڑھ کر سنانے کا موقع دیا گیا۔ ان رہنماؤں میں سے سب سے پہلے غانا کے چیف امام ڈائس پر تشریف لائے اور مبارکباد کا پیغام دیا۔ بعد ازاں کیتھولک چرچ کے اکلوتے کارڈینل نے تشریف لا کر مبارکباد پیش کی۔ پھر بہائی رہنما نے بھی مبارکباد کے جذبات کا اظہار کیا۔

آخر پر اکان (Akan) قبیلہ کے چیف روایتی انداز میں سٹیج پر تشریف لائے اور "Love for all Hatred for None" کے Moto کا تعریفی ذکر کیا اور صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کی مبارکباد پیش کی۔

اس پروگرام کو Conduct کرنے والے نہایت ہی مخلص اور احمدی فدائی بزرگ الحاجی الحسن نے برملا کہا کہ چیف امام نے قرآنی آیت کی تلاوت کی ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایک ہی قرآن ہے اور جو قرآن کہتا ہے وہی ہم کہتے ہیں تو پھر دنیائے عرب اور اسلامی دنیا میں اختلافات کیوں ہیں۔ غلط پراپیگنڈہ ہے جو احمدیوں کے خلاف کیا جا رہا ہے۔

بعد ازاں غانین کے روایتی انداز میں تمام شرکاء جلسہ نے نوجوانوں کے ساتھ مل کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ورد کا پُرکیف سماں باندھ دیا۔

بارہ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور کے تاریخی خطاب کا آغاز ہوا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ ڈائس پر پہنچے جلسہ گاہ ایک بار پھر نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

جماعت احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی مختصر روداد

جلسہ پیشگوئی مصلح موعود

پیشگوئی مصلح موعود وہ عظیم الشان بشارت ہے جس کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کے مکان پر چالیس روز تک مسلسل عاجزانہ دعاؤں اور عبادات کے بعد اپنے دعویٰ سے تین سال قبل اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ فرمایا۔ 1888ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِسی اشتہار کو مزید وضاحتوں کے ساتھ سبز رنگ کے کاغذ پر دوبارہ شائع فرمایا جو بعد میں 'سبز اشتہار' کہلایا۔ 12 جنوری 1889ء کو حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش ہوئی۔ اِسی سال آپؑ نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا اور اپنے چالیس رُفقاء کی بیعت لی اور اِس طرح تا قیامت نہ ختم ہونے والے اِس الٰہی سلسلہ کا آغاز ہوا۔

جماعت احمدیہ اِس سال دنیا بھر میں خلافت احمدیت کے حوالہ سے صد سالہ خلافت جوبلی کا سال منا رہی ہے۔ خلافت احمدیت کے درخشاں سو سال پیشگوئی مصلح موعود پر مُہر صداقت ثبت کر چکے ہیں۔ لہٰذا اِس سال 20 فروری 2008ء کا دن ایک نئے ولولے، نئے عزم بالجزم اور نئی شان کے ساتھ طلوع ہوا۔

کینیڈا کی تمام جماعتوں نے جلسہ پیشگوئی مصلح موعود کا اہتمام کیا۔ جب کہ مسجد بیت الاسلام میں یارک ریجن کی جماعتوں نے 20 فروری 2008ء کو محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی زیر صدارت ایک وسیع اور مہتم بالشان جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ کی کارروائی سات بجے شام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ کو دو حصوں میں پڑھ کر سُنایا گیا۔

وان ایسٹ کی جماعت کے ایک طفل عزیزم کاشف خان سلمہ نے انگریزی میں تقریر کی۔ اُن کا موضوع تھا 'وہ علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا'۔

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے ”حقانیت خلافت کے عظیم نشان۔ حضرت مصلح موعودؓ“ کے موضوع پر اپنے خطاب میں پیشگوئی کی صداقت کے موضوع کو پھیلاتے ہوئے کہا کہ پیشگوئی کی ہر نشانی نہ صرف صداقت حضرت مسیح موعودؑ کی ایک دلیل ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی کی بھی ایک دلیل ہے۔ اور اُن سب کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی سچائی کی ایک دلیل ہے۔ اور خلافت کے عظیم الشان منصب اور سلسلہ خلافت احمدیہ کی حقانیت کی بھی ایک دلیل ہے۔ آپ نے کہا کہ ایک اور پہلو سے جب ہم اِس پیشگوئی کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو منصب نبوت کے پیش نظر پیشگوئی کی تفصیلات سے آگاہ کیا گیا بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود میں خلافت کے اُس ابدی نظام کو اُبھرتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ اِس ضمن میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 14 جنوری 1910ء کے خطبہ جمعہ کا ایک اقتباس اور حیات نور کے صفحہ 402 پر منقولہ حضورؓ کے ایک درسِ قرآن کریم کا حوالہ پیش کیا جس میں واضح نشان کے طور پر مستقبل کی ایک ایسی سچائی بیان کی جو صرف خدا تعالیٰ کی پاک جماعت کے بندوں کو عطا کی جاتی ہے۔ پھر آپ نے اُس عملی شہادت کا ذکر کیا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت پر متمکن ہوتے وقت ظہور میں آئی اور تاریخ اسلام کا ایک نمایاں باب بن گئی۔ خلافت کے انتخاب کی پوری کارروائی یہ ثابت کرتی ہے کہ منتخب ہونے والا یقیناً خدا کا خلیفہ ہے اور کسی انسان کا کام نہیں۔ بلکہ الٰہی تقدیر ہے اور یہی حقانیت خلافت ہے۔ آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلالی خطبات کے چند معرکۃ الآراء اقتباسات نعروں کی گونج میں سُنائے۔

آپ کا خطاب نصف گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد وان ایسٹ کے مکرم فضل محمود ملک صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت کو نصائح پر مبنی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سُنائی۔ پیس ولیج سنٹرل جماعت کے مکرم عادل منصور ملک صاحب نے ان اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

”حضرت مصلح موعودؓ کا روحانی مرتبہ“ کے موضوع پر جلسہ کے اختتامی خطاب کے لئے محترم مولانا نسیم مہدی صاحب، نائب امیر اول و مشنری انچارج کینیڈا تشریف لائے۔ آپ نے قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے اس موضوع پر روشنی ڈالی۔

اجلاس کے آخر میں ملک خالد محمود صاحب ریجنل امیر یارک ریجن نے دلوں کو گرمانے والے اُس عہد کے الفاظ کو دُوہرایا جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1953ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر لیا تھا۔ اِس عہد کا انگریزی ترجمہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم فرحان اقبال صاحب نے پیش کیا۔ اعلانات کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے اجتماعی دعا کروائی اور نماز عشاء کی ادائیگی کے ساتھ یہ بابرکت مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

ٹورانٹو میں سیرۃ النبی ﷺ پر سمپوزیم

وان شہر کے کونسلر، ریجنل کونسلر اور بڑی تعداد میں مسلم و غیر مسلم مہمانوں کی شرکت مذہبی اکابرین کے خطابات کینیڈا کی تمام جماعتوں نے جمعرات 20 مارچ 2008ء بمطابق 12 ربیع الاوّل 1429 ہجری کی مناسبت سے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے اپنی عقیدت و احترام کے اظہار کے لئے آپؐ کی سیرت طیبہ پر مبنی پاکیزہ مجلسیں سجائیں۔ اور یارک ریجن کی جماعتوں نے مسجد بیت الاسلام میں اِس روز ایک وسیع انتظام کے تحت سمپوزیم کا اہتمام کیا۔ احباب و خواتین سے اپنے ہمراہ مسلم و غیر مسلم دوستوں کو اِس سمپوزیم میں مدعو کرنے کے لئے کہا گیا تھا اور بڑی تعداد میں دعوت نامے بھی تقسیم کئے گئے تھے۔ مسجد کو اِس بابرکت تقریب کے لئے خوش رنگ بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ بینرز پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے آقا و مطاع کی مدح میں کہے گئے اردو، فارسی اور عربی اشعار درج تھے۔ کھانے کے بعد تقریباً سات بجے شام محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی زیر صدارت سمپوزیم کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم طارق ملک صاحب نے قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کیں اور ان کا انگریزی/اردو ترجمہ پیش کیا۔

عیسائی نمائندہ جم کینن کا خطاب

سب سے پہلے مقامی عیسائی برادری کی نمائندگی کے لئے میپل شہر کے یونائیٹڈ چرچ آف کینیڈا کے پادری جم کینن (Poster Jim Keenen) تشریف لائے۔ آپ مذہبی ذمہ داریاں ادا کرنے کے علاوہ دو مقامی اخبارات میں سٹاف رائٹر بھی ہیں۔ آپ افریقہ کے کئی ممالک اور امریکہ میں پادری کے فرائض ادا کر چکے ہیں۔ آپ کے اخباری کالم زیادہ تر باہمی احترام، اخوت اور بھائی چارے کے موضوعات پر ہوتے ہیں۔ ایک ہفتہ وار کالم میں آپ "زندہ خدا" کے موضوع پر بھی لکھتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ آج جب تمام مسلمان حضرت محمد ﷺ کی صفات بیان کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں مجھے آپ کے ساتھ شامل ہو کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔ حضرت محمد ﷺ جنہیں آپ نبیوں کی مہر کا خطاب دیتے ہیں، حقیقی طور پر اِس خطاب کے اہل ہیں۔ آپ نے آج سے چودہ سو سال پہلے مکہ معظّمہ کے لوگوں کو خدا کی وحدانیت کا سبق دیا۔ آپ نے رسول کریم ﷺ کی ابتدائی زندگی کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اِس مشکل دور میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے آپؐ کے دل کو انسانی ہمدردی، محبت، اور اخوت کے جذبات سے پُر کر دیا۔ آپؐ ہمیشہ غریبوں اور کمزوروں کی دادرسی فرماتے، روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سچائی، ایمانداری، وفاداری اور اطاعت اپنے انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ آپؐ نے عرب قبائل کی جہالت اور اندھیروں کو اعلیٰ اخلاق سے بدل دیا۔ آپؐ نے اُنہیں تجارت اور تمدن کے اصول سکھائے۔ فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے پادری کینن نے کہا کہ آپؐ نے عفو اور درگزر کے بلند مینار تعمیر کر دیئے اور ایک ایسی بستی کو جو پہلے کبھی ایک ہاتھ پر جمع نہیں ہوئی تھی ایک مضبوط قوم کی شکل میں بدل دیا جس کی جغرافیائی حدیں یورپ اور افریقہ کو چھونے لگیں۔ آپؐ نے عیسائیوں اور یہودیوں سے ہمیشہ اچھے تعلقات روا رکھے۔ آپ نے چند قرآنی دعاؤں کے ساتھ اپنے خطاب کو ختم کرتے ہوئے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

آپ کے خطاب کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم انعام الرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے منظوم کلام سے نعت کے چند اشعار خوش الحانی سے سُنائے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

اشعار کا انگریزی ترجمہ جامعہ احمدیہ کینیڈا ہی کے ایک اور طالب علم مکرم عطاء الرفیق باطن صاحب نے پیش کیا۔

ڈاکٹر قادری صاحب پیشہ کے اعتبار سے نیوکلئیر انجینئر ہیں۔ آپ نے ایم ایس کی ڈگری University

of Illinois سے حاصل کی اور ٹریننگ Oak RidgeNational Laboratory اور Argonne National Laboratory سے حاصل کی۔ آپ نے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں سینئر انجینئر کی حیثیت سے کام کیا اور کراچی نیوکلیئر پاور پراجیکٹ کے ڈائریکٹر بھی رہے۔ آج کل آپ ایٹوبیکو نارتھ پراونشل لبرل ایسوسی ایشن کے صدر ہیں۔ آپ اونٹاریو کی صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر ڈاکٹر شفیق قادری کے والد ہیں۔

آپ نے آغاز میں اِس مبارک تقریب سے خطاب کے لئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت 57 کی تلاوت سے اپنی تقریر شروع کی اور ترجمہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔ درود شریف کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ نے اِس خیال کا اظہار کیا کہ قرآن کریم میں سوائے اِس سورۃ کے کسی اور جگہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ چونکہ میں ایسا کرتا ہوں اِس لئے تم بھی ایسا کرو۔ خدا تعالیٰ اور اُس کے فرشتے خود اُس رسولؐ پر درود بھیج رہے ہیں اور یہ ہے وہ مقام اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں کے نزدیک ہمارے پیارے نبی ﷺ کا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسول کریمؐ کی مدح میں ایک فارسی شعر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہے وہ محبت کا اظہار جو ہمیں اپنے آقا ﷺ سے ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔

آپ کے خطاب کے بعد پیس ویلج ایسٹ کے مکرم سید مبشر احمد شاہ صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلام بحضور سرور کائنات ﷺ کے چند اشعار ترنّم سے پیش کئے۔

بدر گاہِ ذی شان خیرالانام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

رحمۃ للعالمینؐ

اِس موضوع پر مکرم ملک کلیم احمد صاحب نائب امیر سوم نے سمپوزیم سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ آپ نے سورۃ الجمعہ کی آیات 3-4 کی تلاوت کی اور ان آیات کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہم ایک صدی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کی صد سالہ جوبلی منا رہے ہیں۔ جنہوں نے ہمیں اسلام کا اصل چہرہ دکھایا اور قرآن کریم کی تعلیمات صحیح رنگ میں ہم تک پہنچائیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا حسین اُسوہ ہمیں بتایا۔ آپؐ کی رحمت صرف انسانوں تک محدود نہیں تھی بلکہ وہ تو تمام کائنات کے لئے سرتاپا رحمت تھے۔ آپ نے اُسوہ حسنہ سے عفو، رحم دلی اور درگذر کے چند حسین نمونے پیش کرتے ہوئے اِس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ آج اُمّت مسلمہ کو دہشت گرد کہا جا رہا ہے اور اُمّت مسلمہ خود اپنے ہی ملکوں میں بہیمانہ جرائم میں ملوث ہیں۔ آج اُمت مسلمہ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کو پسِ پُشت ڈال چکی ہے۔ آپ کا خطاب تقریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا نے صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ کا سلام بحضور سرور کائنات ﷺ سے چند اشعار پیش کئے۔ اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

"قرآن کریم کی رو سے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اعلیٰ وارفع مقام" اِس موضوع پر محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر اول و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے مجلس سے خطاب فرمایا۔ آپ نے سورۃ الاحزاب کی آیت 57 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اسلامی تعلیمات کا سب سے اہم اور مستند ماخذ ہے۔ اگرچہ بہت سی حدیثیں اور تاریخی شواہد بھی موجود ہیں جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں رسول کریم ﷺ کی حیات طیبہ کو پیش کیا ہے وہ سب سے فصیح و بلیغ اور حقیقی تاریخ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک بہت وسیع مضمون ہے اور میں صرف چند پہلوؤں پر کچھ کہہ سکوں گا۔ آپ نے سورۃ الاحزاب کے حوالہ سے فرمایا کہ کسی انسان کو اتنا اعلیٰ ترین مقام عطا نہیں ہوا کہ خود خدا تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اُس پر درود و سلام بھیجتے ہوں۔ پھر آپ نے سورۃ القلم کی آیت 5 سے رسول اللہ ﷺ کے خُلق عظیم کی شہادت پیش کی۔ آپ نے فرمایا کہ اِس آیت کی روشنی میں ایک مکمل کتاب لکھی جاسکتی ہے کس طرح آنحضرت ﷺ کے تمام اخلاق قرآن کریم کی مکمل تفسیر تھے۔ اور آپؐ نے اپنی حیات طیبہ سے زندگی کے ہر پہلو کا بے مثال اور بے نظیر نمونہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے عام حالات سے ہٹ کر آپ کو زندگی کے تمام مراحل میں سے اِس طرح گذارا کہ آپؐ ہر مرحلہ میں اخلاق کی بہترین تصویر دنیا کے سامنے رکھتے چلے گئے اور خُلق کی معراج تک پہنچے۔ قرآن کریم کی کچھ سورتوں میں آپ کو بعض القاب سے نوازا گیا ہے۔ جیسے ایک سورۃ میں آپ کو طٰہٰ کہہ کر مخاطب فرمایا گیا ہے۔ مفسرین اِس کو طاہر اور ہادی سے تعبیر کرتے ہیں، یعنی ہادی کامل جس میں ہدایت دینے کی تمام قابلیتیں بدرجہ اتم موجود ہوں۔ پھر آپؐ کو یٰسین کے خطاب سے بھی نوازا گیا، جس کے معنٰی یا سیّد! اے سردار! کے کئے جاتے ہیں یعنی ایک جامع قائد جس میں تمام قائدانہ صلاحیتیں پائی جاتی ہوں اور اِس بات کا اقرار غیر مسلموں نے بھی کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بے پناہ قائدانہ صلاحیتوں سے انسانیت میں ایک عظیم انقلاب بپا کر دیا تھا۔ پھر آپ نے سورۃ النجم کا ذکر کیا جہاں معراج کے روحانی سفر کا ذکر کیا گیا ہے۔ معراج آنحضرت ﷺ کے روحانی سفر کا ایک ایسا لطیف تجربہ تھا کہ نہ پہلے کسی انسان کو ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ انسانی عقل اِس کو مکمل طور پر سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے قربت کا اتنا اعلیٰ مقام کہ فرشتے بھی پیچھے رہ گئے اور پھر انسانوں سے بھی سب سے زیادہ محبت کا مقام آنحضرت ﷺ کے سوا کسی دوسری ہستی کو نہیں دیا گیا۔ پھر آپ نے سورۃ الاحزاب کا حوالہ پیش کیا جہاں آپؐ کو خاتم النبیین کا رُتبہ عطا کیا گیا ہے یعنی نبیوں میں سے سب سے افضل اور اعلیٰ اور تمام گذرے ہوئے اور آنے والے نبیوں کا افتخار جو تمام نبیوں کی سچائی کی تصدیق کا مجاز ہو۔ آپ نے آخر میں سورۃ الفتح کا حوالہ پیش کیا جہاں بیعت رضوان کا ذکر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔ ذکر رسول ﷺ کا یہ پُر معارف خطاب آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

نو بجے شب اعلانات کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے اجتماعی دُعا کروائی اور یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اِس سمپوزیم سے تقریباً دو ہزار نفوس نے استفادہ کیا جس میں سو سے زیادہ مہمان بھی شامل تھے۔

نارتھ یارک میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 10 مارچ 2008ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام نارتھ یارک جماعت نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے موضوع پر پارک وڈز لائبریری میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ حاضرین کی کُل تعداد 325 سے زائد تھی جن میں 70 غیر از جماعت مہمان تھے۔ مقررین میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے علاوہ صومالی نژاد غیر احمدی مسلمان عالم نے بھی خطاب کیا۔

فرانسیسی زبان بولنے والے علاقے میں تبلیغی سٹال

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پاس فرانسیسی بولنے والے مربیّان کی عدم موجودگی کے باعث فرانسیسی بولنے والے علاقوں میں تبلیغی سرگرمیاں اور ایسے تبلیغی روابط استوار کرنا ایک مشکل کام ہے۔ لیکن اس کے باوجود گزشتہ نومبر میں فرانسیسی بولنے والی جماعتوں کے دورہ کے دوران انہیں اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کام کا بیڑا اٹھانے کی ترغیب دی گئی تھی اور ان کو تبلیغی میدان میں سرگرمیوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مانٹریال ویسٹ نے اس طرف توجہ کی اور چار خدّام پر مشتمل ایک وفد مقامی سیکرٹری صاحب تبلیغ کی قیادت میں کیوبک سٹی کے نزدیک ایک شہر چارلس برگ روانہ ہوا۔ وہاں انہوں نے Flea Market میں اپنا تبلیغی سٹال لگایا۔ اس مارکیٹ کا انتخاب اس بناء پر کیا گیا کہ یہاں مختلف اقسام کے لوگوں سے ملنے کے مواقع کثرت سے میسّر آتے ہیں۔

کُل 50 لوگوں نے اس سٹال کا دورہ کیا اور ایک بڑی تعداد نے یہاں موجود کتابوں اور دیگر لٹریچر میں دلچسپی ظاہر کی۔ ایک دلچسپ واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص سٹال پر آیا، ایک پمفلٹ اٹھایا اور کوئی بات کئے بغیر واپس چلا گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہ واپس آیا اور اسلام کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش کا اظہار کیا اور یہ بھی پوچھا کہ قرآن میں کیا لکھا ہے۔ وہاں موجود خدّام نے اسے قرآن کے بارے میں مزید تعارف کرایا جس کے نتیجے میں اس نے قرآن مجید کا ایک نسخہ خرید لیا۔

1۔ چار جوڑوں کو، جن میں ایک مقامی یعنی Aboriginal جوڑا بھی شامل تھا، احمدیت کا تعارف کرایا گیا۔ تفصیلی گفتگو کے بعد ان تمام جوڑوں نے فرانسیسی ترجمہ والا قرآن مجید اور جماعت کا دیگر لٹریچر خریدا۔ خدّام نے قرآن کریم کے پانچ نسخے فروخت کئے اور تمام لوگوں نے اسلام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

2۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے اسلام اور جماعت احمدیہ میں دلچسپی ظاہر کی اور تفصیلی گفتگو کے بعد جماعت کا لٹریچر لے کر گئے۔ اور کسی بھی شخص نے منفی ردّعمل کا اظہار نہیں کیا۔

3۔ خدّام کی یہ ٹیم سارا دن وہاں پمفلٹ بھی بانٹتی رہی۔

4۔ خدّام وہاں مختلف گروہوں سے بھی بات چیت کرتے رہے اور اُن کے مزاج، مذہب میں دلچسپی اور دیگر شخصی امور کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہے جو کہ مستقبل میں اسلام کی تبلیغ کے سلسلے میں کارآمد ثابت ہوسکتی ہیں۔

5۔ ان مندرجہ بالا کاوشوں کے ساتھ ساتھ خدّام نے وہاں مختلف دکانداروں سے دوستانہ مراسم قائم کئے اور انہیں جماعت احمدیہ کی کتابیں اور دیگر لٹریچر بطور تحفہ دیا۔ ان دکانوں کے مالکان اس بات پر بہت حیران ہوئے کہ یہ نوجوان کسی مالی منفعت کے لالچ کے بغیر اتنا لمبا سفر طے کر کے محض دین کی خاطر آئے ہیں۔

کیلگری کے قریب جلسہ مذاہب عالم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 26 مارچ 2008ء کو کیلگری سے 50 کلومیٹر دور قصبہ Cochrane میں جلسہ مذاہب عالم کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ کا موضوع "مذہب اور ماحولیات" تھا۔ جلسہ میں عیسائی، یہودی اور بدھ نمائندوں نے اپنے اپنے مذاہب کی نمائندگی کی۔ اسلام/احمدیت کی نمائندگی مکرم ڈاکٹر محی الدین مرزا صاحب نے کی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف ایک مشہور و معروف سائنسدان ہیں اور اسلام کی تعلیمات کا بھی بہت اچھا علم رکھتے ہیں۔

اجلاس کی صدارت قصبہ کے مئیر نے کی۔ 20 مہمانوں اور 115 ممبران جماعت نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

صوبہ البرٹا میں جلسہ مذاہب عالم

29 مارچ 2008ء کو البرٹا کے ایک قصبہ Brooks میں ایک جلسہ مذاہب عالم منعقد کیا گیا۔ جس کا موضوع تھا Existence of God۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس جلسہ میں جماعت کی نمائندگی کی۔ اس پروگرام میں 40 سے زائد مہمان شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں شریک دو عیسائی پادریوں نے برملا کہا کہ آپ نے جو تعلیم پیش کی ہے یہی اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اور ہماری اس سے تسلی ہوگئی ہے۔

مالٹن میں انٹرفیتھ سمپوزیم

اسی دن ٹورانٹو سے ملحقہ ایک قصبہ مالٹن میں لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے زیر اہتمام صرف خواتین کے لئے ایک انٹرفیتھ سمپوزیم کا انعقاد ہوا۔ اس کا موضوع تھا The Rights of Women according to my faith اس پروگرام میں سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا محترمہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ نے جماعت احمدیہ کی نمائندگی کی۔ 40 کے قریب مہمان خواتین نے پروگرام میں شرکت کی۔

مارکھم میں انٹرفیتھ سمپوزیم

اسی طرح خواتین کے لئے ہی ایک اور ملحقہ شہر مارکھم میں بھی ایک انٹرفیتھ سمپوزیم ہوا جس کا موضوع The Rights of Men and Women according to my faith تھا۔ محترمہ تانیہ خان صاحبہ نے جماعت احمدیہ کی نمائندگی کی۔ پروگرام میں 15 مہمان خواتین سمیت کل حاضری 47 رہی۔

یوم آزادی غانا

مورخہ 29 مارچ 2008ء کو غانا کے یوم آزادی کے سلسلہ میں جماعت کے زیر اہتمام کینیڈا کے صدر مقام آٹوا ہ میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں غانا کے ہائی کمشنر مہمان خصوصی تھے۔ ان

باقی صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرزند (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مورخہ 29/اپریل 2007ء امرتسر ہسپتال میں بعمر 80 سال وفات پاگئے۔

محترم میاں صاحب نے 21 سال کی عمر میں درویشانہ زندگی کا آغاز کیا اور 5/مارچ 1948ء کی شام پاکستان سے روانہ ہوکر 14 افراد کے ساتھ قادیان پہنچے۔ درویشان قادیان کے لئے وہ زمانہ انتہائی صبر آزما اور غایت درجہ ابتلاء کا زمانہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک جگہ آپ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اپنا ایک بیٹا اس وادی غیر ذی زرع میں بسا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو کام کی توفیق دے۔ چنانچہ آپ نے تاوفات اپنے اس فرض کو خوش اسلوبی اور اولوالعزمی سے نبھایا۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی وفات (21 جنوری 1977ء) کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مقرر کئے گئے۔ اور (12 فروری 1986ء تا 28 جولائی 1986ء کے علاوہ جب محترم ملک صلاح الدین صاحب ناظر اعلیٰ تھے) آپ تا وفات اسی عہدہ پر خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔

آپ یکم اگست 1927ء کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ آپ نے بزرگ اساتذہ سے خاص انتظام کے ماتحت دینی علوم حاصل کئے۔ آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں متعدد خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ ناظر دعوت الی اللہ، ناظر تعلیم و تربیت اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (1948ء تا 1981ء) رہے۔ نیز یکم مارچ 1958ء کو قادیان میں وقف جدید کے قیام پر آپ پہلے انچارج وقف جدید بھی مقرر ہوئے۔

آپ نے درویشان قادیان کی تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود کے بہت سے کام کئے، درویشوں سے ذاتی تعلق رکھا۔ بھارت کی جماعتوں کے قیام واستحکام کے لئے متعدد دورے کئے، ان کی تنظیم سازی کی اور جماعتی جلسوں میں شمولیت فرمائی۔ آپ کی قیادت میں دعوت الی اللہ کے ذریعہ بڑی تعداد میں افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ آپ بلند پایہ عالم دین، باکمال مقرر، حلیم الطبع، نرم اور مدبرانہ شخصیت اور قائدانہ صلاحیتوں کے حامل تھے۔ آپ کو غیروں کی طرف سے بھی بے انتہا عزت اور احترام حاصل تھا، وہ آپ کی بزرگی اور حسن خلق کے مداح تھے۔

زمانہ درویشی میں آپ کی شادی محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ سے ہوئی۔ نکاح 26 دسمبر 1951ء کو ہوا۔ محترمہ بیگم صاحبہ کے علاوہ لواحقین میں آپ نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ کی وفات کے سوگ میں مورخہ 30/اپریل کو میونسپل کارپوریشن قادیان نے عام تعطیل کا اعلان کیا اور پرائیویٹ سکولز اور کالجز میں بھی چھٹی ہوگئی اور ہندو اور سکھ احباب نے دو منٹ کی خاموشی اختیار کر کے صدمہ کا اظہار کیا۔ مورخہ یکم مئی کو جنازہ والے دن سارے شہر کی دکانیں اور کاروباری ادارے بند رہے اور انہوں نے دلی رنج اور افسوس کے ساتھ ساتھ اس کا عملی اظہار بھی کیا۔ آپ کی وفات پر پنجاب بھارت کے چیف منسٹر جناب پرکاش سنگھ بادل اور ان کے بیٹے جناب سکھبیر سنگھ بادل اور ایڈیٹر روزنامہ ہند سماچار نے اپنے خصوصی پیغامات ارسال کئے۔ جنازہ اور تدفین کی کارروائی میں جناب پرتاپ سنگھ باجوہ اور دیگر سرکاری عمائدین تشریف لائے۔ ہندوستان کے تمام اخبارات اور نیوز چینلز پر مسلسل خبریں شائع اور نشر کی گئیں۔ مورخہ 2 مئی کو ڈی ڈی پنجابی چینل نے حضرت میاں صاحب کے جنازہ اور تدفین کی خبر نشر کی اور ساتھ ویڈیو کلپس بھی دکھائے۔

محترم ڈاکٹر عبدالسمیع انبالوی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2/فروری 2007ء میں مکرمہ ڈاکٹر امۃ المصور سمیع صاحبہ نے اپنے والدین کا ذکر خیر کیا ہے۔

آپ بیان کرتی ہیں کہ میرے والد محترم ڈاکٹر عبدالسمیع انبالوی صاحب 20/جنوری 1926ء کو محترم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی کے ہاں انبالہ میں پیدا ہوئے۔ ابھی چھ ماہ کے تھے کہ والدہ محترمہ دولت بی بی صاحبہ وفات پاگئیں۔ اگرچہ آپ نے ابتدائی تعلیم انبالہ سے ہی حاصل کی لیکن دینی تعلیم کے لئے کئی بار قادیان جانا ہوا۔ بہت ذہین تھے اور قرآن کا اکثر حصہ زبانی یاد تھا۔ پہلے امرتسر میڈیکل کالج سے اور ہجرت کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے طب کی تعلیم حاصل کی۔ اگرچہ حکومت نے برطانیہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظیفہ کا حقدار قرار دیا اور گولڈ میڈل سے نوازا لیکن آپ ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے برطانیہ نہ جاسکے۔ آپ کی شادی محترمہ امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ بنت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری سے ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اعلان نکاح فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو 8 بیٹیوں اور 3 بیٹوں سے نوازا۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپ زیادہ تر صوبہ سرحد اور بلوچستان میں مقیم رہے اور 1980ء میں آپ کا تبادلہ لاہور میں ہوگیا۔ آپ کے سب بچے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ ڈاکٹر امۃ الجمیل سمیع صاحبہ نے کوئٹہ میں B.Sc میں Top کیا اور گولڈ میڈل لیا۔ امۃ الرزاق سمیع صاحبہ نے میٹرک اور F.Sc میں امتیازی پوزیشنیں حاصل کیں اور گولڈ میڈلز لئے، پھر فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور سے MBBS کی تعلیم حاصل کی اور فائنل پروفیشنل میں 6 میڈلز حاصل کئے، بعد میں ایڈنبرا سے FRCS پاس کیا۔ ڈاکٹر امۃ الشافی سمیع صاحبہ نے بھی ایڈنبرا سے FRCS پاس کیا اور M.S Surgery(U.K) کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ڈاکٹر امۃ الجمیل سمیع صاحبہ نے U.K سے Ph.D کی اور پاکستان آ کر دوسری Ph.D کی ڈگری لی۔ ڈاکٹر امۃ السلام سمیع صاحبہ نے U.K میں اپنے M.S کے پروجیکٹ میں الرجی پر ریسرچ ورک کر کے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ڈاکٹر امۃ الرزاق سمیع صاحبہ نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے گولڈ میڈل حاصل کئے اور ایک ریسرچ ورک کرنے پر اپنے ہسپتال سے گولڈ میڈل وصول کیا۔ ڈاکٹر امۃ الجبار سمیع صاحبہ نے U.K اور امریکہ سے انستھیزیا میں مہارت حاصل کی۔ ڈاکٹر رفیق سمیع صاحب اور ڈاکٹر لطیف سمیع صاحب (بینکار) نے بھی بیرونی ملک سے اپنے اپنے فیلڈ میں سپیشلائز کیا۔ مکرم عبدالبصیر سمیع صاحب نے U.K. سے انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کی۔

جماعت کے کاموں میں ابو اور امی دونوں باقاعدگی سے حصہ لیتے۔ جماعتی جلسوں پر باقاعدگی سے اور جمعہ کے لئے ضرور جاتے۔ چندوں کی ادائیگی میں دونوں بہت مستعد تھے اور اپنے سب بچوں کی طرف سے چندہ کا حساب کتاب ایک رجسٹر میں درج کرتے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پرانے کھاتوں کو زندہ کرنے کی ہدایت کی تو آپ نے اپنے والدین کے کھاتوں کو بھی زندہ کروایا۔

دوران ملازمت والد صاحب کو احمدی ہونے کے ناطے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ بلوچستان کے لوگ کہتے تھے کہ آپ کے دو جرم ہیں۔ پہلا پنجابی ہونا اور دوسرا مرزائی ہونا۔ چنانچہ آپ کو ہمیشہ ترقی کے وقت پیچھے دھکیل دیا جاتا تھا۔ جب آپ کی پوسٹنگ خضدار میں ہوئی تو وہاں کے عملے نے ہڑتال کردی کہ ہمیں مرزائی ڈاکٹر نہیں چاہئے۔ 1974ء میں پوسٹنگ تربت ہوئی تو یہاں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور ایک مرتبہ تو ڈیوٹی کے دوران غنڈہ عناصر نے مار پیٹ کی۔ وہاں سے بڑی مشکل سے واپس کوئٹہ تبدیلی کروائی گئی۔ اکثر لوگ کہتے تھے کہ '' ہے تو مرزائی ڈاکٹر مگر اس کے ہاتھ میں شفا ہے''۔ آپ صحت کے حوالہ سے اخبار الفضل میں مضمون بھی لکھا کرتے تھے۔ ہر کام سے پہلے دعا ضرور کرتے تھے۔

میرے والدین نے شروع ہی سے بچوں کو نماز اور قرآن شریف پڑھنے کی عادت ڈالی۔ جہاں احمدیہ مسجد نہ ہوتی وہاں گھر کے کمرہ کو نماز کے لئے مخصوص کردیتے اور باقاعدگی سے سب بچوں کو نماز پڑھاتے۔ کئی دفعہ جمعہ کی نماز بھی پڑھاتے۔ گھر میں جماعتی رسائل آتے اور کوشش ہوتی کہ ضرور یہ رسائل پڑھے جائیں۔ خود بھی خلیفۂ وقت کو باقاعدگی سے خط لکھتے اور ہمیں بھی تاکید کرتے۔ قرآن شریف سے اتنی محبت تھی کہ نہ صرف باقاعدگی سے روزانہ تلاوت کرتے اور ہم سب کو بھی یہی ہدایت کرتے۔ اپنی کار میں ایک چھوٹا سا قرآن شریف رکھا ہوا تھا، جب بھی وقت ملتا اُسے پڑھتے رہتے۔ پڑھائی کے سلسلے میں کسی بہن یا بھائی پر سختی نہ کی۔ کہا کرتے تھے کہ دنیا کا آسان ترین کام پڑھائی ہے۔ ہم سب بچوں کی وصیت میٹرک کے فوراً بعد کروادی تھی۔

والد صاحب غریب لوگوں کا مفت علاج کرتے تھے اور دوا بھی دیتے۔ آپ اپنے مریضوں کیلئے دعا اور دوا دونوں کرتے تھے۔ ایک آدمی نے بتایا کہ میرا چھوٹا بیٹا قریب المرگ تھا اور میں قبرستان میں قبر کھود کر اور کفن وغیرہ لے کر آرہا تھا۔ میں نے جب آپ کے گھر کے باہر کلینک کا بورڈ دیکھا تو آپ کو اپنے بیٹے کی بیماری کا بتایا کہ ابھی شاید زندگی کی رمق ہے اور میں قبرستان میں قبر کھدوا کر اور کفن لے کر آرہا ہوں۔ آپ فوراً اُس کے ہمراہ چل دیئے اور بچے کا معائنہ کر کے دعا اور دوا دونوں شروع کردیں۔ محض خدا کے فضل و کرم سے وہ بچہ تندرست ہوگیا۔ پھر وہ انگلینڈ چلا گیا اور بعد میں اس نے اپنے گھر والوں کو بھی بلا لیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے اُن سب کو قبول احمدیت کی توفیق بھی بخشی۔

6/اگست 1995ء کو آپ کی وفات ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ازراہ شفقت امی جان کو افسوس کے لئے فون کیا اور آپ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

میری امّی بھی غریبوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ جب ہم کوئٹہ میں تھے تو وہاں ایک لڑکی ہمارے گھر ٹماٹر بیچنے آتی تھی جس کی سوتیلی ماں اُس پر بہت ظلم کرتی تھی۔ امی اُس سے سارے ٹماٹر خرید لیتیں اور اُسے خاص ہدایت کر کے گھر بھجواتیں کہ چھوٹی سی بچی اِدھر اُدھر نہ پھرتی رہے۔ امی جان کی غائبانہ نماز جنازہ بھی حضرت صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

اعزاز

☆ مکرمہ وجیہہ افضل صاحبہ بنت مکرم چودھری محمد افضل صاحب آف لاہور نے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے M.Sc کیمیا میں اوّل آکر طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30/جون 2007ء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی یاد میں کہی گئی مکرم ابن کریم صاحب کی نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

تھا خوگر ایمان وہ پُتلا تھا وفا کا
ہاں پسر تھا محمود کا یہ بندہ خدا کا
تھا عالی نسب عجز کے اوصاف سے پُر تھا
پیکر تھا زمانے میں عجب صدق و صفا کا
دَم نکلا تو نکلا ہے درِ یار پہ تیرا
کیا خوب اُجالا ہے میاں نقش وفا کا
ہر لمحہ ترا وقف تھا درویشوں کی خاطر
تُو سایہ تھا اُن کے لئے شفقت کی رِدا کا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

9th May 2008 – 15th May 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 16th May 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:20	Al Maaidah: cookery programme
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 23rd July 1998.
02:35	Jalsa Barkat-e-Khilafat: including an Urdu speech delivered by Abdul Sami Khan on the revelation "I shall cause thy message to reach the corners of the Earth"
03:55	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd December 1997.
04:55	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's departure from Qadian.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Jamia Ahmdaiyya UK Class with Huzoor, recorded on 17th March 2007.
07:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 92
08:20	Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:10	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 29th April 1994.
10:10	Indonesian Service
11:10	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:20	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:20	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday sermon [R]
17:25	Interview: an interview with Bashir-ud-Din Abbasi.
18:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 92
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Friday Sermon [R]
22:20	Mehfil-e-Sukhan
22:55	Urdu Mulaqa'at: recorded on 29/04/1994 [R]

Saturday 17th May 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 92
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th July 1998.
02:25	Friday Sermon: recorded on 16th May 2008
03:50	Interview: an interview with Bashir-ud-Din Abassi.
04:15	Mehfil-e-Sukhan
04:55	Urdu Mulaqa'at: recorded on 29/04/1994.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Jamia Ahmadiyya Class with Huzoor recorded on 17th March 2007.
08:00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
08:35	Friday Sermon: recorded on 16th May 2008.
10:00	Indonesian Service
11:00	French Service
12:00	Tilaawat & MTA News
12:35	Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali.
14:00	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
15:00	Jamia Ahmadiyya Class [R]
16:00	Mosha'airah: an evening of poetry
17:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd December 1995. Part 2.
18:00	Ken Harris Oil Painting
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	International Jama'at News
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
21:30	Friday Sermon: rec. on 25th April 2008 [R]

Sunday 18th May 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th July 1998.
02:00	Seerat Sahabah Hadhrat Masih Maood (as).
02:35	Friday Sermon: recorded on 16th May 2008.
03:35	Moshaairah: an evening of poetry
04:15	Ken Harris Oil Painting
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor, recorded on 18th March 2007.
08:15	Spotlight: interview with Fajr Mahmood Attya, about her conversion to Ahmadiyyat.
08:55	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Qadian.
10:00	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered on 08/06/07.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:05	Friday Sermon: Recorded on 16th May 2008.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
16:25	Spotlight [R]
17:00	Learning Arabic: lesson no. 24 [R]
17:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th April 1996. Part 1.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:15	Learning Arabic: Lesson no. 24 [R]
22:35	Spotlight [R]
23:05	Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Monday 19th May 2008

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	Spotlight
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th August 1998.
02:40	Friday Sermon: rec. on 16th May 2008.
03:40	Seerat-un-Nabi (saw)
04:45	Huzoor's Tours: visit to Qadian
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class held with Huzoor. Recorded on 24th March 2007.
07:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 103
08:30	Spotlight: a variety of interviews about the Khilafat Jubilee.
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th February 1999.
10:20	Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 4th April 2008.
11:15	Medical Matters
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	Friday Sermon: recorded on 30th March 2007.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
15:55	Spotlight [R]
16:20	Le Francais C'est Facile: lesson no. 103 [R]`
16:40	Rencontre Avec Les Francophones [R]
17:50	Medical Matters
18:30	Arabic Service: a discussion on the topic of Nafse-e-Amara, hosted by Maha Dabbous.
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th August 1999.
20:25	MTA International Jama'at Persecution News
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:15	Spotlight [R]

Tuesday 20th May 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	Le Francais C'est Facile: lesson no.103
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th August 1999.
02:30	Friday Sermon recorded on 30th March 2007.
03:35	Medical Matters: A health programme hosted by Dr Arshad Mehmood.
04:20	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th February 1999.
05:30	Spotlight
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 25th March 2007.
08:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th April 1996. Part 2.
09:00	Documentary
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: translation of Friday Sermon delivered on 17th August 2007.
12:00	Tilaawat, Dars & MTA News
13:05	Bangla Schomprochar
14:05	Jalsa Salana UK 2005: Opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 29th July 2005.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:00	Question and Answer session [R]
17:00	MTA Travel: a visit to Vancouver, Canada [R]
17:25	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:55	MTA Travel[R]
22:45	Jalsa Salana UK 2005 [R]

Wednesday 21st May 2008

00:00	Tilaawat, Dars & MTA News
01:05	Learning Arabic: lesson no. 26
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th August 1998.
02:40	Documentary
03:35	Question and Answer Session
04:40	Jalsa Salana UK 2005: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 29th July 2005.
05:35	MTA Travel: a visit to Vancouver, Canada.
06:00	Tilaawat, Dars-e-hadith & MTA News
07:00	Children's Class with Huzoor recorded on 31st March 2007.
08:05	Seerat Hadhrat Masih-e-Maud
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	From the Archives: Friday sermon recorded on 20th June 1986.
14:50	Khilafat Jubilee
16:05	Children's Class with Huzoor recorded on 31st March 2007. [R]
17:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1996. [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th August 1998.
20:35	MTA International News
21:05	Children's Class with Huzoor recorded on 31st March 2007. [R]
22:05	Jalsa Salana UK: speech delivered by Dr Zahid Khan on the life of the Holy Prophet on the occasion of Jalsa Salana UK 1991.
22:35	Attractions of Australia
23:00	From the Archives: Friday sermon recorded on 20th June 1986. [R]

Thursday 22nd May 2008

00:00	Tilaawat, Documentary & MTA News Review
01:00	Hamaari Kaenaat
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th August 1998.
02:25	Attractions of Australia
02:45	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
03:20	From the Archives
04:10	Khilafat Jubilee Quiz
05:25	Jalsa Salana UK: speech delivered by Dr Zahid Khan on the life of the Holy Prophet on the occasion of Jalsa Salana UK 1991.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor, recorded on 1st April 2007.
08:10	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 26th November 1994.
09:10	Seminar: Establishment of Khilafat
10:20	Indonesian Service
11:15	Pushto Service
12:00	Tilaawat, Dars & MTA News
12:50	Bangla Shomprochar: Friday Sermon recorded on 16th May 2008.
13:55	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 24th December 1997.
15:05	Establishment of Khilafat [R]
16:10	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Qadian.
16:50	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 26th November 1994. [R]
17:50	Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA Interntional News
21:05	Ahmadiyyat and Science
21:35	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 24th December 1997. [R]
22:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 09 May, 2008 | Issue No. 19

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

امیرالمومنین حضرت خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ کا غانا میں ورود مسعود۔ائرپورٹ پرهزارها افراد کا والهانه استقبال

یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ خلافت جوبلی کے جس پہلے جلسہ میں مَیں شامل ہوں گا وہ غانا میں ہورہا ہے۔اسلام امن کا مذہب ہے۔اگر کوئی شخص یا گروہ امن کے خلاف حرکت کرتا ہے تو وہ ہرگز اسلامی نہیں ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خلافت کے سلسلہ پر سوسال پورا ہونے پر ہم شکرانہ کے طور پر خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔
(VIP لاؤنج میں ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس)

اکرا مشن ہاؤس میں آمد۔پُرجوش نعروں وخیر مقدمی نغموں سے استقبال۔خدام الاحمدیہ کا گارڈ آف آنر اور مارشل آرٹس کا مظاہرہ۔
صدر مملکت گھانا کی طرف سے صدارتی محل میں خوش آمدید، جماعتی خدمات پر خراج تحسین اور ملکی ترقی کے لئے دعا کی درخواست۔

اکرا سے 60 کلومیٹر کے فاصلہ پر جماعت کے نوخرید کردہ 'باغ احمد' میں حضور انور کی آمد۔دونوتعمیر کردہ گیسٹ ہاؤسز کا افتتاح۔
احباب جماعت کی طرف سے حضور کے بے مثال استقبال اور خلافت سے محبت وفدائیت کے رُوح پرور مناظر

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں شمولیت کے لئے صدر مملکت گھانا کی آمد۔باغ احمد میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت لہرایا تو دوسری طرف صدر مملکت گھانا نے قومی پرچم لہرایا۔تاریخ احمدیت کے ایک نئے روشن باب کا آغاز۔

جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں گھانا کے غیر احمدیوں کے چیف امام ،کیتھولک چرچ کے کارڈینل،بہائی لیڈر اور اکان قبیلہ کے چیف کی طرف سے جماعت کی ملکی و انسانی بہبود کے کاموں کا اعتراف اور صدسالہ خلافت جوبلی کے موقع پر مبارکباد اور نیک تمناؤں کا اظہار۔

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

15/اپریل 2008ء بروز منگل:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے گیارہ بجے مسجد فضل لندن سے ہیتھرو ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ احباب جماعت صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کے دیدار اور آپ کو الوداع کہنے کے لئے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بج کر 20 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور وہاں پر موجود احباب مرد وخواتین کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا۔اس موقع پر موجود غانین احمدی خواتین نے اپنے مخصوص انداز میں لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ورد کیا۔حضور انور کچھ دیر کے لئے کھڑے رہے اور مخصوص انداز میں پڑھا جانے والے اس درود کو سنتے رہے۔بعدازاں حضور نے الوداعی دعا کروائی اور چھ گاڑیوں پر مشتمل یہ قافلہ ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور ائرپورٹ پہنچے جہاں مکرم منصور شاہ صاحب نائب امیر یوکے اور دوسرے جماعتی عہدیداران نے جو حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ائرپورٹ پر ائرپورٹ پولیس نے حضور انور ایدہ اللہ کو سیکورٹی مہیا کی اور برٹش ائرویز کی سپیشل سروسز کی ایک سینئر ممبر نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا اور جہاز کے اندر تک چھوڑنے آئیں۔

امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور قریباً پونے ایک بجے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے اور وہاں قریباً سوا گھنٹہ قیام کے بعد دو بجے جہاز پر سوار ہوئے۔برٹش ائرویز کی پرواز BA081 دو بج کر بیس منٹ پر غانا کے دارالحکومت اکرا (Accra) کے لئے روانہ ہوئی۔قریباً پونے سات گھنٹے کی پرواز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز غانا کے لوکل وقت کے مطابق شام آٹھ بج کر پانچ منٹ پر اکرا کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Katoka پر اترا۔

جہاز ائرپورٹ پر ٹیکسی کرتا ہوا اپنی مقررہ پارک ہونے کی جگہ کی بجائے VIP لاؤنج کے قریب آکر رکا۔ائرپورٹ اتھارٹی کی طرف سے پروگرام کے تحت جہاز کو VIP لاؤنج کے قریب لایا گیا تا کہ حضور انور جہاز سے اتر کر VIP لاؤنج میں تشریف لے جائیں۔

غانا کے تمام دس ریجنز سے احباب جماعت مرد وخواتین بوڑھے اور بچے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے ائرپورٹ پر پہنچے ہوئے تھے۔ملک کے مختلف حصوں سے حضور انور کے استقبال کے لئے آنے والوں کا سلسلہ صبح سے جاری تھا۔آج کا مبارک اور تاریخی دن جماعت غانا کے لئے عید کا دن تھا۔خوشیوں اور مسرتوں سے معمور دن تھا۔اس دن کی راہ لوگ دو سال سے تک رہے تھے۔جب سال 2006ء میں امیر صاحب غانا جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کے لئے لندن آئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران امیر صاحب غانا سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''جوبلی کے جلسہ پر مَیں نے غانا آنا ہے۔آپ اس کی تیاری کریں''۔حضور انور کے اس پیغام نے احباب جماعت غانا میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی تھی۔جوبلی کے جلسہ کے لئے جہاں 460 ایکڑ جگہ حاصل کی گئی وہاں ملک بھر کی جماعتیں اس جلسہ کی تیاری میں مصروف ہوگئیں اور ہر چھوٹا بڑا اس مبارک دن کا انتظار کرنے لگا جب ان کا پیارا آقا ایک بار پھر ان میں رونق افروز ہوگا اور ترسی ہوئی نگاہوں کو اپنے پیارے اور محبوب امام کا دیدار نصیب ہوگا۔

ائرپورٹ پر والہانہ استقبال

ائرپورٹ پر VIP لاؤنج کے باہر تین ہزار سے زائد احباب اکٹھے ہوچکے تھے۔جونہی حضور انور جہاز کے دروازہ سے باہر تشریف لائے احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور ائرپورٹ احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔مرد وخواتین، چھوٹے بڑے اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ہر طرف سے مسلسل اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا کی آوازیں آرہی تھیں اور ہر مرد وزن، چھوٹا بڑا سفید رومال ہلا کر اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

حضور انور سب سے پہلے جہاز سے باہر تشریف لائے۔جہاز کے عملہ کے کیبن سروسز ڈائریکٹر (CSD) نے خصوصی انتظام کر کے سب سے پہلے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کو جہاز سے باہر روانہ کیا۔جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر ومبلغ انچارج غانا نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور کے گلے میں ایک سکارف پہنایا جس پر Greetings from Ghana کے الفاظ درج تھے۔ایسٹرن ریجن کی ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔رحمت مسلم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ غانا، مریم وہاب صاحبہ سابق صدر لجنہ اور نیشنل سیکرٹری لجنہ غانا نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔

اس کے بعد حضور انور ان احباب جماعت کے پاس تشریف لے گئے جو مسلسل اپنے ہاتھ بلند کئے ہوئے نعرے لگا رہے تھے اور خیر مقدمی کلمات بلند کررہے تھے۔حضور انور نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے سلام اور والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

استقبال کے لئے آنے والوں میں نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، مبلغین کرام، ریجنل صدران، ڈاکٹر اور مرکزی اساتذہ، ذیلی تنظیموں کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران اور بزرگ احباب ایک قطار میں کھڑے تھے۔حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

پھر غانا کی سرزمین پر اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والوں میں اہل غانا کے ساتھ امریکہ سے آئے ہوئے عشاق بھی موجود تھے اور کینیڈا سے آئے ہوئے عشاق بھی موجود تھے۔ انگلستان، جرمنی، سویڈن،

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں